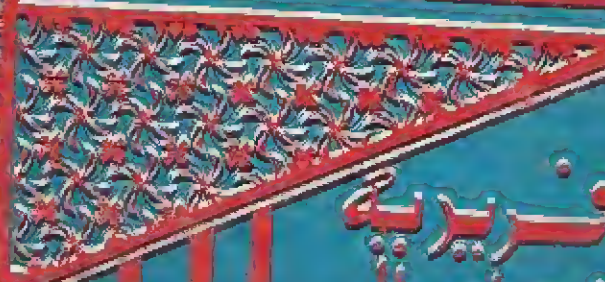




# الحق المبین

ترجمہ و تفسیر حضرت سید احمد سعید کاظمی



مکتبہ فریدیہ  
جناح روڈ ساہیوال

نام کتاب	الحق البین
مؤلف	الحاج حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی
ناشر	مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال
تکلیف	قدور علی خاٹوش تلمیذ حاجی محمد صدیق خانی (عزیزہ دارالکتابت کبیر الہ دہلی)
قیمت	۱/- روپیہ

طے کاپتہ

مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

# دین کی اشاعت

(اور)  
ایصالِ ثواب

اہلسنت و جماعت کا دستور ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اور رشتہ داروں کو ایصالِ ثواب کرنے کیلئے غریبوں اور محتاجوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ غلہ، کپڑا اور رقم تقسیم کرتے ہیں۔ یہ طریقہ بالکل درست ہے اور ایصالِ ثواب قرآن و حدیث سے ثابت ہے البتہ اس کیلئے کسی خاص امر خیر کی شرط نہیں، ہر کار خیر کا ثواب ارواح کو پہنچایا جاسکتا ہے۔ لیکن اس دور میں جب کہ بد مذہبوں کی کتابیں اور گمراہ کن لٹریچر گھر گھر پہنچا ہوا ہے۔ مبینوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ علمائے اہلسنت کی مفید کتابیں خرید کر غریب مسلمانوں کو مفت تقسیم کر کے اس کا ثواب اپنے بزرگوں اور رشتہ داروں کی روحوں کو پہنچائیں۔

اس طرح جب تک وہ کتابیں لوگوں کے مطالعہ میں رہیں گی، ان کا ثواب جاری و ساری ہوگا اور ارجح کو برابر پہنچتا رہے گا اور دین کی اشاعت بھی ہوتی رہے گی۔ جو احباب اس کتاب کو مفت تقسیم کرنا چاہیں وہ ہمیں مطلع فرمائیں ان کے لئے خاص رعایت ہوگی۔

ابوالعطاء نعمت علی خشتی سیالوی

ناظم مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

## پیش لفظ

خلیق انسانی کا مقصد معرفت الہی ہے اور معرفت الہی کا بنی مشابہ تجلیات حسن لائق ہی اس  
تقدیم کے تصور نے انسان کو وسط حرکت میں مبتلا کر دیا۔ وہ ایک ایسے ضعیف و ناتواں مہذب مسافر کی  
طرح حیران تھا جسے کروڑوں میل کی دشوار گزار رہیں درپیش ہوں اور منزل مقصود تک پہنچنے کا کوئی  
ذیلہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔ وہ عالم حیرت میں زبانِ حال سے کہتا تھا کہ الہی! تیری معرفت کی منزل تک  
کیسے پہنچوں میں کمزور و ضعیف البنیان اور پھر مجھے ہر گاہ کیلئے قدم قدم پر شیطان۔ وہ پریشان ہو کر سوچتا  
تھا کہ ضعف کو قوت سے کیا نسبت! امکان کو وجوب سے کیا واسطہ! محدود کو غیر محدود سے کیا  
علاقہ! کہاں حادث، کہاں قدیم، کہاں انسان، کہاں رحمن، ناس کے شے و جمال کی تجلیوں تک میری نگاہیں  
پہنچ سکتی ہیں یہ نہیں اُس کے دیدارِ جمال کی تاب لاسکتا ہوں۔

انسان اسی کشمکش میں مبتلا تھا کہ قدرت نے بروقت اس کی دستگیری فرمائی اور رُوحِ دو عالم  
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ وجود سے اپنے حسن لامحدود کی تجلیاں ظاہر فرما کر اپنی معرفت  
کی راہیں اُس پر روشن کر دیں۔

صلوٰۃ و سلام ہو اُس برزخ بکر فی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ آلہ النجۃ و النشاء پر جس نے ضعیف انسان  
کو قوت سے بدل دیا، محدود کو قدیم کا آئینہ بنا دیا، امکان کو بارگاہِ وجوب میں حاضر کر دیا، امکان کا  
رشتہ لامکان سے جوڑ دیا، محدود کو غیر محدود سے ملا دیا اور بندہ کو خدا تک پہنچا دیا۔

حق یہ ہے کہ رُخسارِ محمدی آئینہ جمال حق ہے اور خدا و خدایاں مصطفیٰ منظرِ حسنِ کبریا۔ پھر کس طرح  
ممکن ہے کہ ایک کا انکار دوسرے کے اقرار کے ساتھ جمع ہو جائے۔ اگر حق کے ساتھ باطل، نور کیساتھ  
ظلمت، کفر کے ساتھ اسلام کا اجتماع تصور ہو تو یہ بھی ممکن ہو گا جب وہ محال ہے تو یہ بھی محال۔

بنابر یہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہیں کہ جس محمدی کا انکار کمالِ مذہب و  
کمالِ کار اور بارگاہِ نبوت کی توہین، حضرت الوہیت کی تنقیص ہے۔

## عرضِ ناشر

ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کی تعداد بالکل محدود تھی۔ مگر فضا کے عالم پر ان کی عظمت و کار کا  
علم ہوا تھا۔ آج لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں ہو کر گئی اس قدر بے وقعت کیوں ہو گئے اس  
کا جواب حکیم الامت علامہ اقبال کی ربانی سینے سے

شے پیشِ خدا بگریستم زار

مسلمان چراغِ نورند و زارند

نہ آمدنی دانی کہ ایں قوم

دل دارند و مجربے نہ دارند

اقبال کہتے ہیں کہ میں نے ایک شب خدا تعالیٰ سے سوال کیا کہ یا اللہ! مسلمان ذلیل و خوار  
کیوں ہو رہے ہیں؟ تو خداوندِ قدوس نے جواب دیا۔ اسے اقبال مسلمانوں کو میں نے دل جیسی عظیم  
نعمت سے نوازا مگر انہوں نے اپنے دل میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہ نہ دی انہوں نے  
پے اوپوں کا لٹیر پھر پڑھا گستاخوں کی مصلحتوں میں بیٹھے۔

اسی مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس عظیم کتاب کو شائع کرنے کا شوق پیدا ہوا تاکہ سادہ لوح  
مسلمان گستاخانِ رسول کی گستاخوں سے مطلع ہو کر ان کے ہتھکنڈوں سے بچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سنی کو قبول فرما کر نجاتِ اخروی کا ذریعہ بنائے (آمین)

ابواللطیف نعمت سیاحی سیالوی

ناظمِ مکتبہ فہرہ یہ جناح روڈ ساہیوال



شان الوہیت کی توہین کرنے والا مومن نہیں تو گستاخ نبوت کیونکر مسلمان ہو سکتا ہے؟ کوئی مکتبہ خیال ہو، ہمیں کسی سے عقائد نہیں البتہ منکرین کلمات نبوت اور منتقصین شان رسالت سے جس طبعی تحقیر کے اس لئے کہ وہ آئینہ جمال الوہیت میں عیب کے متلاشی ہیں اور ان کا یہ طرز عمل نہ صرف مقصد تخلیق انسانی کے منافی ہے بلکہ آداب بندگی کے بھی خلاف اور خالق کائنات سے کلمی بناوٹ کے مترادف ہے۔

اس کے باوجود بھی ہیں ان سے کچھ سر و کار نہیں۔ ہمارا خطاب تو جمال الوہیت کے دیوانوں اور شمع رسالت کے ان پروانوں سے ہے جو ذات پاک مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معرفت الہی اور قریب خداوندی کا وسیلہ غلطی جان کر ان کی شمع حسن و جمال پر قربان ہو جانے کو اپنا مقصد جیسا کہ سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہم نے دلائل سے لگ ہو کر صرف مسائل بیان کیے ہیں۔ البتہ ابتدا میں بطور مقدمہ چند ایسے اصول سمجھ دیتے ہیں جن کی روشنی میں ناظرین کرام پران تمام تاویلات کا فساد و زور روشن کی طرح واضح ہو جائے گا۔ جو توہین آمیز عبارات میں آج تک کی گئی ہیں۔

رہے دلائل — تو — انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں ہر اختلافی مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ ہدیہ ناظرین ہو گا جس میں پوری تفصیل کے ساتھ دلائل مرقوم ہوں گے۔

وَمَا ذَا الَّذِیْ عَلَی الْاَلَمِ بِعَیْنِیْ

اس کے بعد یہ بھی عرض کر دوں گا اس رسالہ میں تمام حوالہ جات و عبارات منقولہ کو میں نے بذات خود اصل کتب میں دیکھ کر پوری تحقیق اور احتیاط کے ساتھ نقل کیا ہے اگر ایک حوالہ بھی غلط ثابت ہو جائے تو میں اس سے رجوع کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کروں گا اور ساتھ ہی اس کا اعلان بھی شائع کر دوں گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالہ کو برادران اہلسنت کیلئے اپنے ملک پر ثابت قدم رہنے کا موجب اور دوسروں کیلئے رجوع الی الحق کا سبب بنائے۔ (آمین)

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَحَمْدُهُ وَتَقْسِیْ عَلَی رُسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اما بعد ناظرین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس رسالہ کا اصل مواد تو میں نے ۱۹۳۲ء میں مرتب کر لیا تھا لیکن بعض مواقع کی وجہ سے طباعت نہ ہو سکی۔ حتیٰ کہ اس عرصہ میں دیوبندی حضرات کے بعض رسائل و مضامین فطرت سے گزر رہے تھے جن سے مفید مطلب کچھ اقتباسات لے کر اس میں شامل کر دیئے گئے اس رسالہ کی اشاعت سے میری عرض صرف یہ ہے کہ بھولے بھالے مسلمان علماء و دیوبند کے ظاہر حال کو دیکھ کر انہیں اہل حق اور صحیح العقیدہ سنی مسلمان سمجھتے ہیں اور اسی بنا پر انہیں دینی معاملات میں اپنا مقتدا و پیشوا بناتے ہیں ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں، ان سے مذہبی مسائل دریافت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مذہبی الفت رکھتے ہیں۔ مگر یہ نہ جانتے کہ ان کے عقائد کیسے ہیں اس رسالہ کو پڑھ کر انہیں علماء دیوبند کے عقائد سے واقفیت ہو جائے اور وہ اپنی عاقبت کی فکر کریں اور سوچیں کہ جن لوگوں کے ایسے عقیدے ہیں ان کو اپنا مقتدا اور پیشوا مان کر مہاراجا کا شہر ہو گا۔

دیوبانی، دیوبندی اگرچہ دیوبانی، دیوبندی دو لفظ ہیں لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا و دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دیتا ہے اور جس کے سربراہ وہ لوگوں نے اپنی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام و صحابان خداوندی کی شان میں توہین آمیز عبارتیں لکھیں اور بعض عیوب و نقائص کو انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی طرف بے دھڑک منسوب کیا۔

اس قسم کے لوگوں کا وجود عہد رسالت سے ہی چلا آ رہا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

اور ان میں کوئی وہ ہے جو مصدقہ ہائے  
یہی تم پر ہیں مگر اسے تو ان گران میں سے کچھ ملے  
تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو جوب ہی وہ غنائق میں  
اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے  
جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں دیا اور کہے اللہ کافی  
کے باب دیتا ہے ہیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ  
اور رسول ہیں اللہ کی طرف رغبت ہے یہ



کے رو میں کئی رسالے شائع ہوئے۔ مولانا شاہ فضل امام، حضرت شاہ احمد سعید دہلوی، شاہ کور شاہ، مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا افضل حق خیر آبادی، مولانا عنایت احمد کاکوروی مصنف علم العید، مولانا شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی، تلمیذ رشید حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل دہلوی اور مسائل تقویۃ الایمان کا مختلف طریقوں سے رد فرمایا حتیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے اپنے فتاویٰ میں بھی کتاب التوحید اور مسائل تقویۃ الایمان کے خلاف واضح اور روشن مسائل تحریر فرما کر امت مسلمہ کو اس فتنے سے بچانے کی کوشش کی۔ لیکن علماء دیوبند اور ان کے بعض استاد نے مولوی اسماعیل اور ان کی کتاب تقویۃ الایمان کی تصدیق و توثیق کر کے اس فتنے کا دروازہ مسلمانوں پر کھول دیا۔ علماء دیوبند نے نہ صرف تقویۃ الایمان اور اس کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی کی تصدیق پر اکتفا کیا بلکہ خود محمد بن عبد الوہاب کی تائید و توثیق سے بھی دریغ نہ کیا۔ ملاحظہ فرمائیے۔ فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ ص ۱۱۱ مصنف مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

لیکن چونکہ تمام روئے زمین کے احناف اور اہل سنت محمد بن عبد الوہاب کے خارجی اور باہنی ہونے پر متفق تھے۔ اس لئے فتاویٰ رشیدیہ کی وہ عبارت جہیں محمد بن عبد الوہاب کی توثیق کی گئی تھی۔ علماء دیوبند کے مذہب و مسلک کو اہل سنت کی نظروں میں مشکوک قرار دینے لگی اور اہل سنت فتاویٰ رشیدیہ میں محمد بن عبد الوہاب کی توثیق پر شک کر یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے کہ علماء دیوبند کا مذہب بھی محمد بن عبد الوہاب سے تعلق رکھتا ہے اس لئے متاخرین علماء دیوبند نے اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے محمد بن عبد الوہاب سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کرنا شروع کر دیا بلکہ جو رائے خارجی بھی لکھ دیا تاکہ عامۃ المسلمین پر ان کا مذہب واضح نہ ہو جائے لیکن علماء اہل سنت براہ راست فتنے کے خلاف نبرد آزار رہے ان علماء حق میں مذکورین صدر حضرات کے علاوہ حضرت حاجی انداز اللہ مہاجر مکی، حضرت مولانا عبد السمیع صاحب رام پوری، مولف انوار ساطع، حضرت مولانا ارشد حسین صاحب رام پوری، حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی، حضرت مولانا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی، حضرت مولانا عبدالغیر صاحب بدایونی وغیرہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ان علماء اہل سنت کا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ ان حضرات نے حق و باطل میں تمیز کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کرنے والے خوارج سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ ان لوگوں کے ساتھ ہمارا اصولی اختلاف صرف ان عبارات کی وجہ سے ہے جن میں ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم و محبوبان حق سبحانہ و تعالیٰ کی شان میں صریح گستاخیاں کی ہیں باقی مسائل میں محض فروعی اختلاف ہے جس کی بنا پر جانین میں سے کسی کی کفر و تفسیل نہیں کی جاسکتی۔

تعجب ہے کہ صریح توہین آمیز عبارت سمجھنے کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو حضور کی تعریف کی ہے گویا توہین صریح کو تعریف کہہ کر کفر کو اسلام قرار دیا جاتا ہے۔ ہم نے اس رسالے میں علماء دیوبند اور ان کے مقتداؤں کی عبارت بلا کمی و بیشی نقل کر دی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ کر لیں کہ ان میں توہین ہے یا نہیں؟ امید ہے ناظرین کرام حق و باطل میں تمیز کر کے ہیں دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے۔

## سبب تالیف

اس میں شک نہیں کہ اس موضوع پر اس سے پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن بعض کتابیں اتنی طویل ہیں کہ انہیں اول سے آخر تک پڑھنا ہر ایک کیلئے آسان نہیں اور بعض اتنی مختصر ہیں کہ علماء دیوبند کی اصل عبارت کی بجائے ان کے مختصر غلاموں پر اکتفا کر لیا گیا جس کی وجہ سے بھی بعض لوگ مشکوک و شبہات میں مبتلا ہونے لگے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ اس موضوع پر ایسا رسالہ لکھا جائے جو اس طویل و اختصار سے پاک ہو۔

## ضروری گذارش

ابھی گذارش کیا جا چکا ہے کہ دیوبندی حضرات اور اہل سنت کے درمیان بنیادی اختلافات کا موجب علماء دیوبند کی صرف وہ عبارت ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں کھلی توہین کی گئی ہے۔

علماء دیوبند کہتے ہیں کہ ان عبارت میں توہین و تمقیر کا شبہ تک نہیں پایا جاتا اور علماء اہل سنت کا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں صاف توہین پائی جاتی ہے۔ اس رسالے میں علماء

دیوبند کی وہ اصل عبارات بلفظ جامع حوالہ کتب و صفحہ و مطبع پوری احتیاط کے ساتھ نقل کر دی گئی ہیں۔ اپنی طرف سے ان میں کسی قسم کی بحث و تحقیق نہیں کی گئی۔

البتہ ان مختلف عبارات پر متعدد عنوانات بعض سہولت ناظرین اور تنوع فی الکلام کی غرض سے قائم کر دیئے گئے ہیں اور فیصلہ ناظرین کرام پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ بلا تشریح ان عبارتوں کو پڑھ کر انصاف کریں کہ ان عبارتوں میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں کی توہین و تنقیص ہے یا نہیں؟

اس کے ساتھ ہی ہر عنوان اور عبارت کے تحت اپنا مسلک بھی واضح کر دیا گیا ہے تاکہ ناظرین کرام کو علمائے دیوبند اور اہل سنت کے مسلک کا تفصیلی علم ہو جائے اور حقی و باطل میں کسی قسم کا التباس باقی نہ رہے۔

**قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تمام دین میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے طلب ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں اور رسولوں اور یوم قیامت وغیرہ عقائد و اعمال سب چیزوں کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عطا فرمایا۔ اس لئے سارے دین کی بنیاد اور اصل الاصول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے اور بس۔ بنا بریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ایسی عظیم ہے جس کے وزن کو مومن کا دل و دماغ محسوس کرتا ہے۔ مگر کراہت اس کا اظہار کسی صورت سے ممکن نہیں۔ ایسی صورت میں تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کسی مسلمان سے مخفی نہیں رہ سکتی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہایت اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کو بارگاہ رسالت کے آداب کی تعلیم فرمائی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

ایسے ایمان والو! اللہ نہ کہیں اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اور نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک دوسرے سے آپس میں زور سے بولنا کرتے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوهُ أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کر ایسے سب کچھ اکارت جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

اس کے ساتھ ہی دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ فَلَا تَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ مَغْفِرَةٌ ۖ وَاجْعَلْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

اور تیسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأُمْلُوا لَهُمْ خَيْرٌ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَحْزَنْهُمْ حَزَنٌ ۖ وَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ فَاسِقُونَ ۚ

چوتھی جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتْلُوا كِتَابَ اللَّهِ جَهْرًا وَلَا سِرًّا وَلَا يُحِيطُ بِذَلِكَ مِنْكُمْ شَرٌّ مِمَّنْ لَا يُؤْمِنُ ۚ وَإِن تَتْلُوا

(پ ۱ سورہ بقرہ)

اسے ایمان والو! تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راعنا کہہ کر خطاب نہ کیا کرو بلکہ انظرنا کہا کرو اور دھیان رکھا کر سننے رہا کرو اور کافروں کیلئے عذاب

درجہ رکھے



ان آیات طہارت میں بارگاہ رسالت کے آداب اور طریقہ طہارت پر تنظیم و توفیر کو ملحوظ رکھنے کی جو ہدایت اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں محتاج تشکیک نہیں نیز ان کی روشنی میں شان نبوت کی ادنیٰ گت تضحیح کا جرم عظیم ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے اس کے بعد اس مسئلہ کو امت کی تصریحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

**تمام علم امت کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں توہین کفر ہے**

شرح شفا قاضی عیاض ملا علی قاری جلد ۲ ص ۳۹۲ پر ہے

محمد بن یحییٰ بن فرات نے ہیں کہ تمام علمائے  
کا اس بات پر اجماع ہے کہ نجی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین و تمقیس  
کرنے والا کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر و  
عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے  
واللہ اعلم بالصواب مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیر پور

قال محمد بن یحییٰ بن فرات  
احبب العلماء علی ان  
مثالہ البی صلی اللہ  
علیہ وسلم والمستوفی المستفی  
لہ محافہ ومن شذ فی کفر  
و عذابہ

اس مقام پر شبہ وار کیا جاتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں  
**ایک شبہ کا ازالہ** | بناوے وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو فقہاء کا  
قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔

اس کا ازالہ یہ ہے کہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں بناوے وجہ  
کفر کا صرف احتمال ہو کہ صریح نہ ہو لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کمی و کجی  
ملفوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں اس لئے کہ لفظ صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی۔ دیکھئے الکفار الموحین  
کے ص ۱۷ پر علماء دیوبند کے مقتدار مولوی انور شاہ صاحب کشمیری لکھتے ہیں۔

قال حبیب بن ربیع ان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل

حبیب بن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا جاتا  
اور اگر باوجود صراحت تاویل کی گئی تو وہ تاویل فاسد ہوگی اور تاویل فاسد خود بخود

ملاحظہ فرمائیے یہی مولوی انور شاہ صاحب دیوبندی الکفار الموحین کے ص ۲۲ پر لکھتے

تاویل فاسد کفر کی طرح ہے۔ | التاویل الفاسد کالکفر

حدیث شریف میں آیا ہے۔

**ایک اور اعتراض کا جواب** | ینہا الاعمال بالنیات

یہی مملوں کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ لہذا علماء دیوبند کی عبارتوں میں اگرچہ کلمات توہین  
پائے جاتے ہیں مگر ان کی نیت توہین و تمقیس کی نہیں اس لئے ان پر حکم کفر عائد نہیں  
ہو سکتا۔

اس کے جواب میں گزارش ہے کہ حدیث کا مفاد صرف اتنا ہے کہ کسی نیک  
عمل کا ثواب نیت ثواب کے بغیر نہیں ملتا۔ یہ مطلب نہیں کہ ہر عمل میں نیت معتبر  
ہے اگر ایسا ہو تو کفر والہاد اور توہین و تمقیس نبوت کا دروازہ کھل جائے گا۔ ہر وریدہ  
دین بے باک ہو جائے گا کہتا پھرے گا جب گرفت ہوگی تو صاف کہہ دے گا کہ میری  
نیت توہین کی نہ تھی۔ واضح رہے کہ لفظ صریح میں جیسے تاویل نہیں ہو سکتی ایسے ہی نیت  
کا عذر بھی اس میں قابل قبول نہیں ہوتا۔

الکفار الموحین ص ۳۱ پر مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں۔

کفر کے حکم کا دار و مدار ظاہر پر ہے | المدام فی الحکمہ بالکفر علی الظاہر ولا نظر  
قصد و نیت اور قرآن حال پر نہیں | للمقصود والنیات ولا نظر لقرائن حالہ  
تیز اسی الکفار الموحین کے ص ۲۹ پر ہے۔

علماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم  
السلام کی شان میں جرات و  
ولیری کفر ہے اگرچہ توہین مقصود نہ ہو  
وقد ذکر العلماء ان  
التہور فی عرض الانبیاء  
وان لم یقصد السب کفر

**توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان سے ہوتا ہے** | یعنی لوگ  
کلمات توہین



کے معنی میں قسم قسم کی تاویل کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کسی تاویل سے معنی مستقیم ہو جویں اور اس کے باوجود عرف عام و محاورات اہل زبان میں اس کلمہ سے توہین کے معنی مفہوم ہوتے ہیں۔ تو سب تاویلات بے کار ہوں گی۔ مثلاً ایک شخص اپنے والد استاد کو کہتا ہے کہ بڑے ولد الحرام ہیں اور تاویل یہ کرتا ہے کہ لفظ حرام کے معنی فعل جرم نہیں بلکہ محترم کے ہیں۔ جیسے مسجد الحرام اور بیت الحرام۔ لہذا ولد الحرام سے مراد ولد محترم ہے اور معنی یہ ہیں کہ آپ بڑے ولد محترم ہیں تو یقیناً کوئی اہل انصاف کسی بزرگ کے حق میں اس تاویل کی رو سے لفظ ولد الحرام بولنے کا قطعاً جائز نہیں رکھے گا اور ان کلمات کو بر بنائے عرف و محاورات اہل زبان کلمات توہین ہی قرار دے گا۔

لہذا ہم ناظرین کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پڑھتے وقت اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ دیکھیں کہ عرف و محاورہ کے اعتبار سے اس عبارت میں توہین کہے یا نہیں۔

### توہین رسول اللہ ﷺ میں قائل کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا

ناظرین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ توہینی عبارات پڑھتے ہوئے یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں کہ قائل کی نیت توہین کی ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین آمیز الفاظ بولتے وقت نیت کا اعتبار نہیں ہوتا اور کلمہ توہین بہر صورت توہین ہی قرار پاتا ہے بشرطیکہ قائل کو یہ علم ہو جائے کہ یہ کلمہ کلمہ توہین ہے یا یہ کلمہ توہین کا سبب ہو سکتا ہے تو ایسی صورت میں بغیر نیت توہین کے بھی اس کلمہ کا بولنا یقیناً موجب توہین ہوگا۔ دیکھئے صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نیت تعظیم راغب کر کے خطاب کیا کرتے تھے لیکن یہ یہودی چونکہ اس کلمہ کو حضور کے حق میں بہ نیت توہین استعمال کرتے تھے یا ادنیٰ لہجہ سے اس کو کلمہ توہین بنا لیتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو راغب کہنے سے منع کر دیا۔ اور اس حکم کے بعد اس کلمہ کا حضور کے حق میں بولنا توہین اور موجب عذاب الیم قرار دے دیا معلوم ہوا کہ انہوں نے زمانہ کی رکیک تاویلوں سے سادہ نبوت بہت بلند و بالا ہے

ان اہل عزت تاویلات ان کو توہین کے جرم عظیم سے نہیں بچا سکتی۔ جیسا کہ ہم نے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی کی تصریحات اسی اعتراض کے مل کر چکے ہیں۔

ان کا دار و مدار واقعیت پر نہیں ہوتا

بعض لوگ توہین کو واقعیت پر موقوف سمجھتے ہیں، حالانکہ توہین اس کا تعلق الفاظ و عبارات سے ہوتا ہے بسا اوقات کسی واقعہ کو اجمال کے ساتھ جب توہین نہیں ہوتا لیکن اسی امر واقعہ میں بعض تفصیلات کا آجانا توہین کا سبب بن سکتا ہے۔ اگرچہ ان تفصیلات کا بیان واقعہ کے مطابق بھی کیوں نہ ہو۔ ملاحظہ فرمائیے (شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتبائی ص ۶۲ بار سوم ۱۹۰۷ء میں ہے)

عالم میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے ساتھ ارادہ الہیہ متعلق نہ ہو اور اس بنا پر اگر یہ دیا جائے کہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مراد (یعنی ارادہ کی ہوئی) ہے تو اس میں کوئی توہین نہیں لیکن اگر اسی واقعہ کو اس تفصیل سے کہا جائے کہ ظلم، چوری، شراب خوری اللہ تعالیٰ کی مراد ہے تو اگرچہ یہ کلام واقعہ کے مطابق ہے لیکن ظلم و فسق وغیرہ کی تفصیلات آجانے کے باعث خلاف ادب اور توہین آمیز ہو گیا۔ اسی طرح بدیل آیہ قسۃ اللہ اللہ خالق کل شئی یہ کہنا بالکل جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے۔ لیکن اللہ خالق القادورات وغیرہا۔ اللہ تعالیٰ گندگیوں اور دوسری بری چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ کہنا جائز نہیں کہ ذیل اور رذیل اشیاء کی تفصیل ایسا ہم کفر کی وجہ سے یقیناً موجب توہین ہے۔ (ملفوظات)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان کی روشنی میں ہمارے ناظرین کرام پر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی عبارت حفظ الایمان کا توہین آمیز ہونا بخوبی واضح ہو گیا ہوگا

۱۔ خود مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے بواور النوادر میں بھی یہی لکھا ہے ”اسی لئے حق تعالیٰ کو خالق کل شئی کہنا درست ہے اور خالق الکلاب والخنایر (کوتوں اور سوروں کا خالق) کہنا بے ادبی ہے“ بواور النوادر جلد ص ۲۰۹۔

اور تھانوی صاحب نے اپنی عبارت کی تائید کے لئے شرح مواقف کی عبارت سے استدلال کیلئے۔ اس کا بے سود ہونا بھی اہل علم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ بعض علم غیب حیوانات و بہائم اور پانگلوں کو ہوتا ہے تب بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی طرح یہ کہنا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض علم غیب مانا جائے تو ایسا علم غیب تو ہر زید و عمر اور ہر صبی و معنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں موجب تو بہین ہوگا۔ کیوں کہ اس عبارت میں بچوں، پانگلوں، حیوانات اور بہائم کے الفاظ ایسے ہیں جن کی تصریح ہر اہل فہم کے نزدیک اس کلام میں ایسی صریح تو بہین پیدا کر رہی ہے جس کا انکار بجز معاند متعسف کے کوئی شخص نہیں کر سکتا۔ بخلاف عبارت شرح مواقف کے کہ اس میں بچوں، پانگلوں، جانوروں اور حیوانوں کی قطعاً کوئی تفصیل مذکور نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ علماء دیوبند کی اکثر عبارت اسی نوعیت کی ہیں کہ ان میں کہیں چوبہرے چماری کی تفصیل مذکور ہے کہیں شیطان لعین کی۔ اس لئے ہمارے منقولہ بالا بیان کی روشنی میں علماء دیوبند کی ایسی تمام عبارت کا تو بہین آمیز ہونا روز روشن کی طرح ظاہر ہے اور ان میں جو تاویلات کی جاتی ہیں۔ ان سب کا لغو اور بے کار ہونا اظہر من الشمس ہے۔

**متکفیر مسلمان** علماء اہل سنت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے علماء دیوبند کو کافر کہا۔ رافضیوں، پیچروں، بابیوں، بھائیوں حتیٰ کہ ندویوں، کانگریسیوں، لیگیوں بلکہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔ گویا بریلی میں کفر کی مشین لگی ہوئی ہے جس کے نکلنے سے کوئی مسلمان نہیں بچ سکتا۔ اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہا جائے کہ سب جانتے بڑا بہتان عظیم کبھی مسلمان کو کافر کہنا مسلمان کی شان نہیں ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے کا وبال کافر کہنے والے پر عائد ہوتا ہے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ علماء بریلی یا ان کے ہم خیال کسی عالم نے آج تک کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا۔ خصوصاً اعلیٰ حضرت مولانا محمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ العزیز تو مسئلہ تکفیر میں اس قدر محتاط واقع ہوئے تھے کہ امام الطائفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے بکثرت

الذی نقل کرنے کے باوجود لزوم التزام کفر کے فرق کو ملحوظ رکھنے یا امام الطائفہ کو یہ شبہ ہونے کے باعث ازراہ احتیاط مولوی اسماعیل صاحب کی تکفیر سے کف مان لیا اگرچہ وہ شہرت اس درجہ کی نہ تھی کہ لسان کا موجب ہونے کے لیکن اعلیٰ حضرت احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

(ملاحظہ فرمائیے دالکوٹ الشہابید مطبوعہ اہل سنت و جماعت بریلی ص ۲۲)

حیرت ہے ایسے محتاط عالم دین پر تکفیر مسلمان کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔

لبوست عقل ز حیرت کراں چہ بولعجبی است

۱۔ لزوم کفر کے معنی ہیں کفر کا لازم ہونا اور التزام کفر کے معنی ہیں کفر کو اپنے اوپر لازم کرنا بعض اوقات ایک کلام مستلزم کفر ہوتا ہے مگر فاعل کو اس کا علم نہیں ہوتا یہ لزوم کفر ہے۔ مگر جب اُسے یاد دیا جائے کہ یہ اس کلام کو کفر لازم ہے اور وہ اس کے باوجود بھی اس پر اڑا دے اور اپنے کلام میں لزوم کفر سے خبردار نہ کرے بھی اُس سے رجوع نہ کرے تو التزام کفر ہوگا۔ مثال کے طور پر تقویۃ الایمان کی وہ عبارت سامنے رکھی ہے جس میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے ہر چھوٹی بڑی مخلوق کو اللہ کی شان کے آگے چوبہرے چماری سے زیادہ ذلیل کہا ہے کہ چھوٹی مخلوق سے عام مخلوق اور بڑی مخلوق سے خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام کے مقربین محبوبان بارگاہ انبوی کے معنی بلاتامل سمجھ میں آتے ہیں اور تمام بڑی مخلوق چوبہرے چماری سے زیادہ ذلیل ہونا مستلزم ہے انبیاء علیہم السلام کے اسی طرح ہونے کو الیاذ باللہ جو کفر صریح ہے لیکن اگر ہم حسن ظن سے کام لے کر یہ سمجھ لیں کہ امام الطائفہ اس سے بے خبر تھا تو یہ لزوم کفر ہوگا اور جب اُسے خبردار کر دیا جائے کہ تیرا یہ کلام کفر کو مستلزم ہے مگر وہ اس کے باوجود بھی اپنے اس قول سے رجوع نہ کرے تو یہ التزام کفر ہے امام الطائفہ کے متعلق تو تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اس لزوم کفر سے غافل تھا اور اُسے کسی نے متنبہ بھی نہیں کیا اس لئے یہ لزوم التزام کی حد تک نہیں پہنچا لیکن اس کے ابداع و اذنا ب بار بار تنبیہ کئے جانے کے باوجود بھی اس عبارت کو صحیح قرار دیتے ہیں ان کے حق میں کیسے کہا جائے کہ وہ التزام کفر سے بری ہیں۔



در اصل اس پر دیکھئے کہ کاپس منظر یہ ہے کہ جن لوگوں نے بارگاہ نبوت میں صریح گستاخیاں کیں۔ انہوں نے اپنی سیاہ کاریوں پر نقاب ڈالنے کیلئے اعلیٰ حضرت اور ان کے ہم خیال علماء کو کفر مسلین کا مجرم قرار دے کر بدنام کرنا شروع کر دیا تاکہ عوام کی توجہ ہی گستاخوں سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جائے اور ہمارے مقاصد کی راہ میں کوئی چیز حاصل نہ ہونے پائے لیکن باخبر لوگ پہلے بھی خبردار تھے اور اب بھی وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔

**ہمارا مسلک** مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمہ کفر بول کر اپنے قول یا فعل سے التزام کفر کر لے گا تو ہم اس کی تکفیر میں تامل نہیں کریں گے۔ خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی، یوگیا ہو یا کانگریسی، نیچری ہو یا ندوی۔ اس بارے میں اپنے پرانے کامیاب کرنا اہل حق کا شیوہ نہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک یوگیا نے کلمہ کفر بولا تو ساری یوگی کافر ہو گئی یا ایک ندوی نے التزام کفر کیا تو معاذ اللہ سارے ندوی مرتد ہو گئے ہم تو بعض دیوبندیوں کی عبارت کفریہ کی بناء پر ہر سال دیوبند کو بھی کافر نہیں کہتے چہ جائیکہ تمام یوگی اور سارے ندوی کافریوں۔ ہم اور ہمارے اکابر نے بار بار اعلان کیا کہ ہم کبھی دیوبند یا لکھنؤ والے کو کافر نہیں کہتے ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ہویان ایزدی کی شان میں صریح گستاخیاں کیں اور باوجود تنبیہ شدید کے انہوں نے اپنی گستاخوں سے توبہ نہیں کی نیز وہ لوگ جو ان کی گستاخوں کو حق سمجھتے ہیں اور گستاخیاں کرنے والوں کو مومن اہل حق، اپنا مقدر اور پیشوا مانتے ہیں اور بس۔ ان کے علاوہ ہم نے کسی مدعی اسلام کی تکفیر نہیں کی۔ ایسے لوگ جن کی ہم نے تکفیر کی ہے اور اگر ان کو مثلاً جلائے تو وہ بہت قلیل اور محدود افراد ہیں ان کے علاوہ نہ کوئی دیوبند کا رہنے والا کافر ہے نہ بریلی کا، نہ یوگیا اور نہ ندوی۔ ہم سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

مفتیان دیوبند بھی اپنے اکابر علماء دیوبند کی عرب و عجم کے علماء اہلسنت عبارات متنازعہ کو عبارت کفریہ سمجھتے ہیں۔ نے جو علماء دیوبند کی توبہ آمیز

پرتکفیر فرمائی اگر آپ سچ پوچھیں تو مفتیان دیوبند کے نزدیک بھی وہ تکفیر حق ہے اور علماء دیوبند اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان عبارت میں کفر صریح موجود ہے لیکن محض اس لئے کہ ان کے اپنے مقتداؤں اور پیشواؤں کی عبارت میں تکفیر نہیں کرتے اور اگر مفتیان دیوبند ان ہی کے پیشواؤں کی کسی ایسی عبارت کو لکھ کر فتویٰ طلب کیا جائے جس کے متعلق ان میں علم نہ ہو کہ یہ ہمارے بڑوں کی عبارت ہے تو وہ اس عبارت کے لکھنے والے پر بے حد دل کفر کا فتویٰ صادر فرما دیتے ہیں۔ پھر جب انہیں بتایا جائے کہ جس عبارت پر آپ نے کفر کا فتویٰ دیا ہے تو آپ کے فلاں دیوبندی مقدر کا قول ہے تو پھر بجز ذلت آمیز کلمت کے کوئی جواب نہیں بن پڑتا۔ اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ ہر دست ہم ایک تازہ مثال ناظرین کو ہم کی ضیافت طبع کیلئے پیش کرتے ہیں اور وہ یہ کہ ایک دیوبندی العقیدہ مولوی صاحب نے جو مؤنثیت کا شکار ہو چکے ہیں، مودودی صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ الزامات تو ہیں سے بری الذمہ ثابت کرنے کے لئے مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند کی ایک عبارت ان کی کتاب تعقیۃ العقائد سے نقل کر کے دیوبند بھی اور اس پر فتویٰ طلب کیا۔ مگر یہ نہ بتایا کہ یہ کس کی عبارت ہے تو دیوبند کے مفتی صاحب نے اس عبارت پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرما دیا۔

ملاحظہ فرمائیے: اشتہار بعنوان دارالعلوم دیوبند کے مفتی کا مولانا محمد قاسم نانوتوی پر فتویٰ کفریہ

یہ فتویٰ دیوبندیوں کے گلے میں پھیلی کے کانٹے کی طرح پھنس کر رہ گیا۔

دارالافتاء دیوبند کی طرف سے جو فتویٰ موصول ہوا ہے وہ درج ذیل ہے۔

مولانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم دیوبند کی عبارت،

در درجہ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے ہر قسم کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم

سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں بالجملة علی العموم کذب کو منافی شان

نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی

سے معصوم ہیں۔ خال غلطی سے نہیں ہے۔



## فتویٰ ۷۸۶ الجواب

انبیاء علیہم السلام معاصی سے منصوم ہیں ان کو مرکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ  
اہل سنت و جماعت کا عقیدہ نہیں اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام  
مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں۔

فقط واللہ اعلم

سید احمد سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

جواب صحیح ہے۔ ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک وہ تجدید ایمان اور  
تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔

مسعود احمد عفی اللہ عنہ

امیر دارالافتاء دیوبند الہند

المفت محمد علی نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامی دودھراں۔ منبع ملتان

ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ دیوبند سے مولوی قاسم صاحب پر یہ فتویٰ کفر منگو کر اشتہار  
میں چھاپنے والا مولوی محمد قاسم صاحب نافوتوی اور اکابر علماء دیوبند کا معتقد اور ان کو اپنا  
مفتی و پیشوا ماننے والا ہے مگر مودودی ہونے کی وجہ سے اس نے مودودی صاحب کے  
مخالفین علماء دیوبند کو نیچا دکھانے کیلئے اور مودودی صاحب پر علماء دیوبند کے صادر کیا  
ہوئے فتوؤں کو غلط ثابت کرنے کیلئے یہ چال چلی۔ اگرچہ مشہور دیوبندی العقیدہ ہوں۔  
کی وجہ سے مولوی محمد قاسم صاحب نافوتوی ہائی مدرسہ دیوبند پر مفتی دیوبند کے  
اس فتویٰ کفر کو صحیح تسلیم نہیں کرتا۔ لیکن ہمارے ناظرین کرام پر اس فتویٰ کو پڑھ کر یہ حقیقت  
بخوبی واضح ہوگی کہ مفتیان دیوبند کی نظر میں علماء دیوبند کی عبارات کفریہ یقیناً کفریہ ہیں لیکن  
چونکہ وہ اپنے مقتدا اور پیشوا ہیں اس لئے ان کی عبارات کے سامنے خدا اور رسول کے  
احکام کی کچھ وقعت نہیں۔

اہل سنت پر پیر پرستی کا الزام لگانے والے ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر  
دیکھیں کہ اس سے بڑھ کر ہی کوئی پیر پرستی ہو سکتی ہے کہ خدا اور رسول سے بڑھ کر اپنے پیروں

و ان کو بڑھا دیا جائے اہل انصاف کے نزدیک فی زمانہ یہی لوگ آیہ مکرمہ  
اور ہر بابا بن دون اللہ کے معنی مصداق ہیں۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے  
اپنے ربان و عالموں اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے اور وہ اس طرح  
ایک بات کوئی دوسرا ہے تو اسے کافر بنا ڈالیں اور وہی بات ان کے علماء اور پیشوا بھی  
کہتے ہیں۔ العیاذ باللہ والی اللہ الشکی۔

مسلمانوں کو کافر کہنے والا کون ہے

ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے: تقویۃ الایمان ص ۷، بلغۃ الحیران ص ۷

ان دونوں کتابوں میں ایسی عبارتیں اور فتوے درج کئے گئے ہیں جن کی رو سے  
جدید صحابہ سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والا کوئی مسلمان بھی کفر و شرک سے نہیں بچتا  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل حاضر و ناظر ہونے کا معتقد امور خارجہ للعادۃ میں  
بزرگان دین کے تصرفات کا ماننے والا یا رسول اللہ کہنے والا، بزرگان دین کی تعظیم بجالانے  
والا، مجلس میلاد شریف میں قیام تعظیمی اور اولیاء کرام کو ایصال ثواب کرنے والا۔ غرض ہر وہ  
مسلمان جو ان لوگوں کے مسلک کے خلاف ہو معاذ اللہ کافر و مشرک، بدعتی، گمراہ، ملود اور بے دین ہے ناظرین کرام غور  
فرمائیں کہ جس کے فتوؤں سے کون سا بیان سچ کہتے ہیں؟ خود تمام مسلمان کافر و مشرک ہیں اور اہل سنت پر ایمان رکھنے والے اللہ الشکی  
افضلیت و اصلیت مصطفویہ ص ۱۰۱

رہا کہ جب انہوں نے کسی فرد مخلوق میں کوئی ایسا کمال پایا جو اذروئے دلیل بہریت مخصوصہ  
اس کے ساتھ متحقق نہیں تو اس کمال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس بنا پر تسلیم کر لیا  
و حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں۔ جو کمال اصل میں  
نہ ہو فرج میں نہیں ہو سکتا۔ لہذا فرج میں ایک کمال کا پایا جانا اس امر کی روشن دلیل ہے  
اصل میں یہ کمال ضرور ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ اصول بالکل صحیح ہے معمولی سمجھ  
لونے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب فرج کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے تو یہ کیسے

ہو سکتا ہے کہ ایک کمال فرخ میں ہو اور اصل میں نہ ہو۔

بخلاف عیب کے یعنی یہ ضروری نہیں کہ فرخ کا عیب اصل کے عیب کی دلیل بن جائے ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے درخت کی بعض ٹہنیاں سوکھ جاتی ہیں۔ مگر جڑ تر و تازہ رہتی ہے اس لئے کہ اگر جڑ ہی خشک ہو جاتی تو اس کی ایک شاخ بھی سرسبز اور شاداب ہوں تو معلوم ہوا کہ جڑ تر و تازہ ہے اور یہ چند شاخیں جو مرجھا کر خشک ہو گئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اندرونی اور باطنی طور پر ان کا تعلق اصل سے ٹوٹ گیا ہے یہ صحیح ہے کہ بعض اوقات فرخ کا عیب اصل کی طرف منسوب ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اصل میں عیب پایا جائے اور جب اصل کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہو تو پھر فرخ کا کوئی عیب اصل کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا اور اس میں شک نہیں کہ اصل کائنات یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہے خود نام پاک محمد ہی اس کی دلیل ہے کیوں کہ لفظ ”محمد“ کے معنی ہیں بار بار تکرار کیا ہوا اور ظاہر ہے نقص و عیب مذمت کا موجب ہے نا کہ تکرار کیا ہوا۔ لہذا واضح ہو گیا۔ موجودات ممکنہ کے حیوب و نقائص اصل ممکنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے بلکہ ان کا اصل عیب یہی ہے کہ وہ باطنی اور معنوی طور پر اپنی اصل سے منقطع ہو کر اس کے فیوض و برکات سے محروم ہو گئے۔

علیٰ ہذا القیاس ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودات عالم کا ہر کمال کمال محمدی کی دلیل ہے مگر کسی عالم فرد کا عیب معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب کی دلیل نہیں ہو سکتا، کیوں کہ جس فرد میں عیب پایا جاتا ہے وہ حقیقت وہ اندرونی اور باطنی طور پر اصل کائنات یعنی روحانیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحمید سے منقطع ہو چکا ہے گویا اصل سے کٹ جانا ہی عیب ہے۔

اسی اصول کے مطابق حضرت مولانا عبد السمیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصنف انوار ساطعہ نے تحریر فرمایا تھا کہ ”جب چاند سورج کی چمک و مک تمام روئے زمین پر پائی جاتی ہے اور شیطان و ملک الموت تمام محیط زمین پر موجود رہتے ہیں۔ بنی آدم کو دیکھتے

ان کے احوال کو جانتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی روحانیت و نورانیت کے ساتھ بیک وقت بہت سے مقامات پر تمام روئے زمین میں رونق افروز ہونا اور اس کا علم رکھنا کس طرح کفر و شرک ہو سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ مولانا محمد عبد السمیع رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام تو اسی اصل مذکور پر مبنی تھا لیکن مولوی انیسٹوی صاحب جب انوار ساطعہ کے رد میں براہین قاطعہ لکھنے بیٹھے تو انہوں نے اپنی بلاغت طبع کے باعث انوار ساطعہ میں لکھ دیے ہوئے حضور کے اس کمال کو حضور کے وصف اصالت کی بجائے اسے افضلیت پر مبنی سمجھ لیا۔ یعنی مولوی انیسٹوی صاحب نے یہ سمجھا کہ صاحب انوار ساطعہ نے جو شیطان و ملک الموت کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کی اشیاء کا عالم ہونے کو بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کے علوم سے متصف ہونے کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا ہے اس کا مبنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت محض ہے۔ انیسٹوی صاحب نے اپنی غلط فہمی سے بزرع خود ایک بنیاد فاسد قائم کر دی اور اس پر مفاسد کی تعمیر کر کے چلے گئے۔ چنانچہ اسی بناء الفاسد علی الناس کے سلسلے میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔ (براہین قاطعہ ص ۱۰۰)

بریں عقل و دانش بایں گریست

انیسٹوی جی! آپ سے کس نے کہہ دیا کہ صاحب انوار ساطعہ نے ملک الموت سے محض افضل ہونے کی وجہ سے حضور کا علم ملک الموت سے زیادہ تسلیم کیا ہے صاحب انوار ساطعہ یا کبھی سنی عالم نے بھی افضلیت محض کو زیادتی علم کی دلیل نہیں بنایا ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اصالت کو حضور کی اعلیت کی دلیل قرار دیتے ہیں۔ اور اگر بالفرض کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کو حضور کی اعلیت کی دلیل بنایا بھی ہو تو اس سے افضلیت محض سمجھنا انتہائی حماقت ہے کیوں کہ حضور کی افضلیت حضور کے ساتھ



مخصوص ہے۔ جس کا تحقق اصالت کے بغیر ناممکن ہے۔

ہمارے اس بیان کی روشنی میں مخالفین کا ان تمام حوالجات کو پیش کرنا بے سود ہو گیا۔ جن سے وہ ثابت کیا کرتے ہیں کہ افضلیت کو اعلیت مستلزم نہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے افضل ہیں لیکن بعض علوم حضرت خضر علیہ السلام کیلئے حاصل ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے ان کا حصول ثابت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

مخالفین نے ابھی تک اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت پر دوسروں کی افضلیت کا قیاس کرنا درست نہیں۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اصل کائنات میں اور یہ وصف اصالت عامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کو نہیں ملا۔ بنا بریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت میں اعلیت کو مستلزم ہوگی اور حضور کے علاوہ کسی دوسرے کی افضلیت میں اعلیت کا استلزام نہ ہوگا۔

اس بات کی تائید و تصدیق کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور سب انبیاء کے خاتم ہیں۔ نیز یہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدوح حاصل کرتے ہیں۔ شیخ اکبر محمد بن الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے جو شیخ رضی اللہ عنہ نے باب ۴۹۱ کے علوم میں ارشاد فرمایا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد دنیا اور آخرت کا کوئی علم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالہیت (روحانیت) کے بغیر کسی ذریعہ سے حاصل نہیں کر سکتا۔ برابر ہے کہ انبیاء متقدمین میں یا وہ علماء ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے متاخرین ہیں۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے اولین و آخرین کے تمام علوم عطا کئے گئے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ہم آخرین میں سے ہیں۔ پھر ہمارا کوئی علم بلا واسطہ روحانیت محمدیہ کیونکر حاصل ہو سکتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علوم کے حکم میں تعیم فرمائی۔ لہذا یہ حکم ہر قسم کے علوم کو شامل ہے۔ خواہ وہ علم منقول و معقول ہو یا مفہوم و مہجوب۔ لہذا ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ بواسطہ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرے کیونکہ

رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں علی الاطلاق سب سے زیادہ  
اولیٰ ہے۔ (الواقیت والجواہر جلد ۲ ص ۳۹ مطبوعہ مصر)

بعض علوم کو برائے کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدسہ  
سے اس کی نفی کرنا بدترین جہا اور پار کا ذہن کھلی عدالت

دیوبندی حضرات اہانت کے مواخذہ سے تنگ آکر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہی علوم مانتے ہیں جو نبوت و رسالت سے متعلق اور حضور کی شان کے لائق ہیں، غیر ضروری علوم اور نجاستوں، غلطیوں، مکر و فریب، چوری و دغا بازی، شہادت و گواہی کے طریقوں اور ان تفصیلات کا بُرا اور مذموم علم اور شیطانی علوم کو حضور کے لئے ثابت کرنا حضور کے حق میں عیب ہے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ہونا ضروری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ علم کا مقابل جہل ہے اور جہل فی نفسہ نقص و عیب ہے تو لامحالہ علم فی نفسہ من و کمال ہوگا۔ دیکھئے حضرت شاہ عبدالغفریز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں ارقام فرماتے ہیں۔

”درایں جا باید دانست کہ علم فی نفسہ مذموم نیست ہر چونکہ باشد  
ترجمہ : یہاں جانا چاہیے کہ علم جیسا بھی ہو فی نفسہ بُرا نہیں ہوتا۔

اس کے بعد شاہ عبدالغفریز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسباب کا تفصیلی بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے کسی علم میں بُرائی آ سکتی ہے۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

۱- توقع ضرر۔

۲- استدعا و عالم کا قصور۔

۳- علوم شرعیہ میں بے جا غور کرنا۔

ہمارے ناظرین کرام عقل و الفاضل کی روشنی میں اتنی بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ



حضرت شاہ صاحب کے بیان فرمودہ تینوں مہیوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پایا جانا ممکن نہیں۔ کیوں کہ عصمت الہیہ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ضرر کی توقع نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد مقدسہ میں قصور کا پایا جانا بھی محال ہے۔ علیٰ ہذا القیاس! امور شرعیہ میں بے جا غور و فکر کرنا بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قطعاً ناممکن ہے ورنہ علوم شرعیہ بھی معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مذموم ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا جن اسباب خارجہ کی وجہ سے کسی علم میں برائی پیدا ہو سکتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ان کا پایا جانا ممکن نہیں۔ لہذا ثابت ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ کیا ہی علم کیوں نہ ہو وہ حضور کے حق میں برا نہیں ہو سکتا اور اگر ہم انہیں بند کر کے تسلیم ہی کر لیں کہ بعض علوم فی نفسہ برے ہوتے ہیں تو میں عرض کر دوں گا جو چیز فی نفسہ بری اور مذموم ہو وہ عیب ہے اور عیب صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محال ہے نہ صرف محال بلکہ محال عقلی اور متنع لذاتہ ہے۔ لہذا ایسے علم کو جو فی نفسہ برا ہو اور حضور کے حق میں اس کا ہونا عیب قرار پائے۔ اُسے اللہ تعالیٰ کے لئے بھی ثابت کرنا ناممکن ہو گا کیوں کہ صفت ذمہ کا اثبات حقیقتہً عیب لگانا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے تو برے علم سے بھی پاک ہونا اس کیلئے یقیناً واجب ہو گا۔ جو چیز فی نفسہ، بندوں کے حق میں عیب ہو اللہ تعالیٰ کا اس سے منزہ ہونا ضروری ہے دیکھئے کذب، جہل، ظلم، سفاک وغیرہ امور فی نفسہ جس طرح بندوں کے حق میں عیب ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حق میں بھی عیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ان سے پاک ہونا ضروری ہے اسی لئے مسامحہ جز ثانی ص ۴۰ مطبوعہ مصر میں علامہ کمال ابن ابی شریف ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں۔

”ہم کہیں گے کہ اشعری اور ان کے علاوہ (تمام اہل سنت) اس بات پر متفق ہیں کہ ہر وہ چیز جو فی نفسہ، بندوں کے حق میں عیب اور نقص کی صفت ہو اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ صفت نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔“

ایسی صورت میں حضرات علماء دیوبند سے مخلصانہ استفسار ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک سمجھتے ہیں تو کیا اس کی ذات مقدسہ سے ان تمام علوم کی نفی کریں گے جن میں نجاست و غلاظت، مکر و فریب کا علم اور شیطان علوم کہہ کر بُرا اور مذموم قرار دیا گیا ہے۔ اگر نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کو آپ میوب و نقائص سے میرا نہیں مانتے۔

حیرت ہے کہ جن لوگوں کی عبارات تو ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طوشت ہیں اس مسئلے میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر حد سے زائد محبت کس طرح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ سے بھی ان کے نزدیک حضور کی تقدیس زیادہ اہم اور ضروری اور پاک گئی۔ فی اللعجب۔

در حقیقت یہ بھی عداوت رسول کا ایک بین ثبوت ہے کیوں کہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی اچھی چیز سے کسی کو برائے عداوت محروم رکھنا ہو تو اس چیز کو بُرا اور مذموم کہہ دیا جاتا ہے تاکہ دوسروں پر یہ ظاہر کیا جاسکے کہ ہم اس شخص کی محبت و خیر خواہی کی بنا پر اس بُری چیز سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں لیکن حقیقتہً عداوت کی وجہ سے اس کو ایک اچھی اور نیک چیز سے محفوظ رکھنا مقصود ہوتا ہے۔ بالکل ہی صورت حال یہاں ہے کہ بری چیزوں کے فی نفسہ (علم کو) وجوہین کمالی ہے، نقص و عیب قرار دے دیا گیا تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت نہ ہو سکے۔ الیاذ باللہ والیہ المشتکی۔

**ایک کثیر الوقوع شبہ کا ازالہ** | بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ علماء دیوبند نے دین کی بہت خدمت کی۔ سن کر انہوں نے دین کی بہت خدمت کی۔ ان میں بہت سے لوگ پری کر رہے ہیں اور ان میں عابد و زاہد بھی پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریروں اور تقریروں سے دین کی بہت کچھ تبلیغ و اشاعت کی۔ ایسی صورت میں ذہن اس بات پر نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی بات میں تو بہین آمیز عبارات لکھی ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں سے تو ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کاسرزد ہو جائے غلط یا شرعاً کسی طرح بھی محال نہیں۔ بلکہ بن یا عورت کتنا بڑا عابد و زاہد اور متحاب  
اللہ عوات تھا۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور ان کی اہانت کا مرتکب ہو کر  
دکنہ اخلد الی الارض کا مصداق بن گیا اور ہمیشہ کیلئے قعر مذلت میں گر گیا۔

شیطان کا عابد و زاہد اور عالم و عارف ہونا سب کو معلوم ہے جب وہ حضرت  
علیہ السلام کی توہین کر کے راندہ درگاہ پہنچا تو دوسروں کیلئے توہین رسول کا ارتکاب  
کیوں کر ناممکن قرار پاسکتا ہے۔

خوارج و معتزلہ اور دیگر فرق باطلہ کے علمی و عملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں  
دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے حضرات مذکورین سے ان کے علم و عمل کا پلہ کہیں بھاری تھاراز  
کی مذکورہ دینی خدمات تدریس و تبلیغ تصنیف و تالیف کے مقابلے میں انہار زمانہ کی خدمات  
اور کارگزاریاں ذرہ بے مقدار کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں۔ لیکن ان کے یہ تمام علمی اور عملی  
کارنامے ان کو قعر ضلالت سے بچانہ سکے۔ رہی خدمت و حمایت دین تو اس کیلئے ضروری  
نہیں کہ اہل حق ہی کے ذریعے ہو بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید فراوان اور فاجروں سے  
بھی کرا لیتا ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

ان الله یؤید هذا الدین بالرجل الفاجر۔

لہذا اعانت و حمایت دین اور ظاہری علم و عمل کے پائے جانے سے ہرگز زیادہ  
نہیں آتا کہ ایسے لوگ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو ان حضرات کا سب سے بڑا  
کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے تمام امت مسلمہ کو کافر

## کفر و شرک و بدعت

و مشرک اور بدعتی بنا ڈالا۔ مثلاً یا رسول اللہ کہنا، شرک، اولیاء کرام کی نذر و لغوی،  
شرک، سزاوات اولیاء پر جاناکفر، میلاد بدعت و عرس حرام، گیارہویں شرک، اذا  
میں حضور پاک کا نام سن کر انگوٹھے جو منا بدعت الغرض کفر و شرک کی ایسی بھرمار کی کہ ہم  
سے دوسرے تو کیا پختے خود بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی تو گنجائش

اہمالاً اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ منصوص قطعی کا انکار کفر ہے۔ غیر خدا کو خدا ماننا  
لہذا فی صفت کسی غیر کے لیے ثابت کرنا شرک ہے اور دین میں ایسی چیز پیدا کرنا  
اصل دین تین میں نہ پائی جاتے بدعت ہے یعنی ہر وہ چیز جو کسی دلیل شرعی کے  
میں جو بدعت شرمیہ ہے۔

یہ عرس و میلاد و دیگر اعمال مستحسنہ نہیں کفر و شرک اور بدعت قرار دیا جاتا ہے  
مستحبہ ہیں۔ الحمد للہ! آج تک کوئی منکر ان امور میں سے کسی امر کو نہ کسی ذنب  
طبی کے خلاف ثابت کر کے ان کے کفر ہونے پر دلیل لاسکا اور نہ ان کو کسی دلیل شرعی  
مخلاف ثابت کر کے ان کے بدعت ہونے پر استدلال کر سکا البتہ اتنی بات ضرور کہی  
جائے کہ جس طرح قیامت سے تم یہ کام کر سکتے ہو اسی طرح غیر القرون میں یہ کام بھی نہ نہیں کئے  
ایدا یہ سب امور بدعت ہیں اس کے جواب میں تحقیق و تفصیل تو انشاء اللہ دوسرے رسالہ  
میں ہر یہ ناظرین ہوگی۔ سرور استنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر ان امور کی ہیئت کذابہ کی  
انفیصات قرون اولیٰ میں نہیں پائی گئیں تو صرف اس وجہ سے ان کو بدعت کہنا ہرگز درست  
ہیں ہو سکتا۔ دیکھئے قرآن مجید کی تیس پاروں کی تقسیم اعراب، قرآن، جمع احادیث،  
بنار مدارس، تعلیم دین پر اجرت لینا اولاد و اعمال مشائخ وغیرہ بے شمار کام ایسے ہیں کہ  
غیر القرون میں ان کا وجود نہیں پایا گیا۔ لیکن علماء دیوبند بھی انہیں بدعت نہیں کہتے معلوم  
ہوا کہ یہ بات قطعاً غلط اور ناقابل قبول ہے۔

اسی طرح کوئی منکر کسی حجت شرعیہ سے ان امور کے اعتقاد یا عمل کا شرک ہونا بھی  
ثابت نہ کر سکا۔ شرک کے متعلق ہمارے ناظرین کرام یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ شرک توحید  
نامقابل ہے اور مسئلہ توحید واجب عقلی ہے لہذا شرک لامحالہ اعتقاد امر مستغنی لذاتہ  
ناممکن ہوگا۔

ظاہر ہے کہ تصرفات بنیاد و اولیاء علیہم السلام اور ان کے باقی کمالات علیہ و علیہ  
سب مقید بالعطاء و باذن اللہ ہیں اور یہ امر بھی ورنہ روشن کی طرح واضح ہے کہ عطا الہی اور  
ان خداوندی کے ساتھ اللہ کے کسی محبوب کے لئے علمی یا عملی کمالات و تصرفات کا ہونا

ہرگز متنع لذاتہ نہیں اس لئے اذن و عطاء کی قید کے ساتھ ان کا اعتقاد کسی طرح مشرک نہیں ہو سکتا۔ البتہ الوہیت اور وجوب وجود اور غنا ذاتی ایسے امور ہیں جن کی عطا متنع لذاتہ سے اس لئے جو شخص کسی کے حق میں ان امور میں سے کسی امر کی عطاء کا اعتقاد رکھے گا وہ یقیناً مشرک ہو گا جیسا کہ مشرکین عرب اپنے آئندہ باطلہ کے حق میں اسی قسم کا اعتقاد رکھتے تھے اور کسی مسلمان کا کسی غیر اللہ کے حق میں ہرگز یہ اعتقاد نہیں۔ الحمد للہ اس مختصر بیان سے اہل علم پر مخالفین کے وہ تمام مکر و فریب آشکارا ہو گئے جن میں بعض حضرات مبتلا ہو جاتے ہیں۔ واللہ الحجۃ البالغہ

**انصاف کیجئے** جو دیوبندی حضرات علماء دیوبند کی صریح توہینی عبارتوں میں توہین نہیں مانتے ان کی مذمت میں مخلصانہ گذارش ہے کہ آپ کے علماء کی عبارات کے مقابلے میں مودودی صاحب کی وہ عبارتیں توہین کے مفہوم سے بہت دور ہیں جن سے خود آپ کے علماء دیوبند نے توہین کا مفہوم نکال کر مودودی صاحب پر الزامات توہین عائد کئے ہیں۔ اگرچہ ہمارے نزدیک دونوں میں کوئی فرق نہیں لیکن عبارات میں صراحت و وضاحت توہین کے بین تفاوت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ہم مودودی صاحب کی ان عبارات میں سے صرف ایک عبارت بلا تشریح تحریر کرتے ہیں جس کی بناء پر علماء دیوبند نے مودودی صاحب کو توہین خدا و رسول کا مجرم گردانا ہے اسی طرح اس عبارت کے مقابلے میں تین حیاتیں اکابر علماء دیوبند کی بھی بلا تشریح تحریر کرتے ہیں جن سے علماء اہلسنت نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھی ہے اور یہ فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ مفہوم توہین میں کس کی عبارت زیادہ واضح اور صریح ہے۔

مودودی صاحب کی وہ عبارت جس سے علماء دیوبند نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اخذ کر کے مودودی صاحب پر خدا اور رسول کی توہین کا الزام عائد کیا ہے۔

یہ حضور کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید وہ جال اپنے عہد میں ظاہر

و جاسے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانے میں ظاہر ہو لیکن کیا سارٹھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کئے جانا کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں، نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح مفہوم کہا جاسکتا ہے جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس قسم کے معاملات میں نیکی قیاس و گمان کا درست نہ نکلنا ہرگز مذہب نبوت پر ظن کا موجب نہیں ہے۔ (ماخوذ از ترجمان القرآن)

رسالہ حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب۔ مولف مولوی احمد صاحب امیر انجمن خدام الدین، ددواڑہ شیرانوالہ لاہور ص ۱۸  
اب ملاحظہ ہوں اکابر علماء دیوبند کی وہ عبارات جن سے علماء اہلسنت نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھ کر ان پر توہین خدا اور رسول کا حکم لگایا ہے۔

۱۔ یہ اور انسان خود مختار ہے، اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کو پیٹنے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہو گا اور آیت قرآنی جیسا کہ ولعلہم الذی وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ اس مذہب پر منطبق ہیں۔ (بلغۃ الحیران مصنف مولوی حسین علی صاحب ص ۱۵۸)

۲۔ پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ (تصفیۃ العقائد ص ۲۵ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی)

۳۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یوحییت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، غالی غلطی سے نہیں۔ (تصفیۃ العقائد ص ۲۵ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)



مودودی صاحب اور علماء دیوبند دونوں کی اصل عبارات بلا کم و کاست آپ کے سامنے موجود ہیں اگر آپ نے خوفِ خدا کو دل میں جگہ دے کر پوری دیانت داری سے بنظرِ انصاف غور فرمایا۔ تو آپ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ مودودی صاحب کی عبارت کے مقابلہ میں علماء دیوبند کی عبارات مفہوم تو ہیں میں زیادہ صریح ہیں۔

### دیوبندی حضرات کا علماء اہلسنت پر ایک عرض اور دیوبند عالم کی تحریر اس کا جواب

دیوبندی حضرات علماء اہلسنت پر اعتراض کرتے ہیں کہ علماء دیوبند پر اعتراض کرنے والے ان کی عبارتوں کے سیاق و سباق کو نہیں دیکھتے جو فقرہ قابلِ اعتراض ہوتا ہے فقط اس کو پکڑ لیتے ہیں اور صرف اسی فقرہ کے باعث علماء دیوبند پر طعن و تشنیع شروع کر دیتے ہیں۔

برادرانِ اسلام !

سیاق و سباق سے دیوبندی حضرات کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگلی پھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کڑا چاہیے۔

جو اباً عرض ہے مودودی صاحب پر اعتراض کرنے والے دیوبندیوں پر بعینہ یہی اعتراض انہی الفاظ میں مودودیوں کی طرف سے آپ کے مولوی احمد علی صاحب دیوبندی نے اپنے رسالہ ”حق پرست علماء کی مودویت سے ناراضگی کے اسباب“ کے صفحہ پر نقل کیا ہے اور اس کا جواب بھی اسی صفحہ پر دیا ہے ہم بعینہ وہی جواب نقل کے دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

”اگر دس سیر دودھ کسی کھلے منہ والے دیکھے میں ڈال دیا جائے اور اس دیکھ کے منہ پر ایک ٹکڑی رکھ کر ایک تا گائیں خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس ٹکڑی میں باندھ کر دودھ میں ڈکا دی جائے پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے وہ کہے گا کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہ پیوں گا کیوں کہ سب حرام ہو گیا ہے۔ پلانے والا کہے گا کہ بھائی دس سیر دودھ کے آٹھ

سوتو لے ہوتے ہیں آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہیں دیکھئے اس بوٹی کے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اس کے پیچھے چار اپنچ کی گہرائی میں دودھ ہی دودھ ہے۔ وہ مسلمان ہی کہے گا کہ یہ سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا۔ یہی قصہ مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے جب مسلمان مودودی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی ہے اس کے بعد مودودی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں کریں گے مسلمان کبھی نہیں راضی ہوں گے جب تک یہ خنزیر کی بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے۔“ (ص ۸۰، ۸۱)

پس دیوبندی حضرات یہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیں اور خوب یاد رکھیں کہ علماء دیوبند کی عبارت میں محبوبانِ حق تبارک و تعالیٰ کی ہزار تعریفیں ہوں مگر جب تک وہ توہین آمیز فقروں سے توبہ نہ کریں گے اہل سنت ان سے کبھی راضی نہیں ہوں گے۔

ایک بات قابلِ ذکر یہ ہے کہ بعض حضرات توہین آمیز عبارات کے صریح مفہوم کو چھپانے کیلئے علماء دیوبند کی وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں انہوں نے توہین و تنقیص سے اپنی برأت ظاہر کی ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کے ساتھ عظمتِ شانِ نبوت کا اقرار کیا ہے اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ عبارات انہیں قطعاً مفید نہیں جب تک ان کی کوئی ایسی عبارت نہ دکھائی جائے کہ ہم نے فلاں مقام پر جو توہین کی تھی اب اس سے ہم رجوع کرتے ہیں۔ مثلاً مولوی محمد قاسم صاحب ناٹوٹی نے ”تذییر الناس“ میں خاتم النبیینؐ کے معنی منقول متواتر آخر النبیین، کو عوام کا خیال بتایا ہے۔ اب اگر ان کی دس بیس عبارتیں بھی اس مضمون کی پیش کر دی جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں یا حضور علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کا فر ہے تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا تا وقتیکہ مولوی محمد قاسم صاحب کا یہ قول نہ دکھایا جائے کہ میں نے جو خاتم النبیین کے معنی منقول متواتر آخر النبیینؐ کا انکار کیا تھا اب میں اس سے توبہ کر کے رجوع کرتا ہوں۔ دیکھئے مرزائی لوگ مرزا غلام احمد کی برأت میں جو عبارتیں مرزا صاحب کی کتابوں سے

پیش کیا کرتے ہیں ان کے جواب میں مولوی مرتضیٰ حسن صاحب درہنگی ناظم تعلیمات مدینہ دیوبند نے بھی یہی لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

(اشد العذاب مطبوعہ مطبع مجتہبی جدید دہلی ص ۱۵۸ طبع ۱۴۱۱ھ)  
جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی بھی جاتی ہیں جب تک ان مفہام سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں۔

**دیوبندیوں کی توہین امیر عبارات کے اظہار کی ضرورت** بعض دیوبندی حضرات کہا

کرتے ہیں کہ علماء دیوبند کی ان عبارات کے اظہار و اشاعت کی کیا ضرورت ہے؟ جن سے آپ لوگ توہین سمجھتے ہیں۔ اس زمانے میں ان عبارات کی اشاعت بلاوجہ شور و شر، تشدد و فساد کا موجب ہے اور یہ بڑی بے وفائی ہے کہ علماء دیوبند کے ساتھ ثنائی مولیٰ جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ علماء دیوبند کی توہین عبارتوں کے اظہار کی وہی ضرورت ہے جو مولوی احمد علی صاحب کو مودودیوں کا پول کھولنے کیلئے پیش آئی کہ علماء دیوبند نے تمام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف اللہ تعالیٰ اور اولیاء علیہم السلام کی مقدس شان میں وہ شدید اور ناقابل برداشت حملے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ مولوی احمد علی صاحب اس ضرورت کو حسب ذیل عبارت میں بیان کرتے ہیں۔

”کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے اور اگر مال اور جان بچانے کیلئے ڈاکو سے مقابلہ کرے تو پھر یہ کہنا صحیح ہے کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا ہے۔ (رسالہ مذکورہ مولوی احمد علی صاحب)

**علماء دیوبند کی تہذیب کا ایک مختصر نمونہ** دیوبندی حضرات عام طور پر کہتے ہیں کہ بریلوی مولوی علماء

دیوبند کو گالیاں دیا کرتے ہیں اس الزام کی حقیقت تو ہمارے اسی رسالے سے منکشف ہو جائے گی اور ہمارے ناظرین کرام پر روشن ہو جائے گا کہ جس شائستگی اور تہذیب سے ہم نے علماء دیوبند کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے اس کی مثال ہمارے مخالفین کی ایک کتاب سے بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔ لیکن مزید وضاحت کے لئے بطور نمونہ ہم مولوی حسین احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب ”الشباب الثاقب“ سے چند وہ عبارات پیش کرتے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کو شدید ترین قسم کی دل آزار گالیاں دی گئی ہیں۔ ان عبارات کو پڑھ کر ہمارے ناظرین کرام علماء اہلسنت اور فضلاء دیوبند کی تہذیب کا مقابلہ کر لیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ ”پھر تعجب ہے کہ مجدد بریلوی آنکھوں میں دھول ڈال رہا ہے اور کذب خالص مشہور کر رہا ہے۔ لعنة الله تعالى في الدارين۔ آمین۔ یعنی لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس (مجدد بریلوی) پر دونوں جہانوں میں۔“ (الشباب الثاقب ص ۸۱)

۲۔ ”آپ حضرات ذرا انصاف فرمائیں اور اس بریلوی و جال سے دریافت کریں۔“

(الشباب الثاقب ص ۸۱)

۳۔ ”مجدد الفضالین فرماتے ہیں۔“

۴۔ ”ہم آگے چل کر صاف طور سے ظاہر کر دیں گے کہ وہاں بریلوی نے یہاں محض بے سمجھی اور بے عقلی سے کام لیا ہے۔“ (ص ۹۵)

۵۔ ”اس کے بعد مجدد الفضالین علیہ ما علیہ الخ۔“ (ص ۱۰۳)

”سبب الله ايمانك وسود وجهك

في الدارين و عاتبك بما عاقب

به ابا جبريل وعبد الله بن ابي

يارئيس المبتدعين، آمین۔“

۶۔ ”یعنی اسے بدعتیوں کے سردار (مجدد بریلوی)

سبب کہ اللہ تعالیٰ تیرا بیان اور دونوں جہانوں

میں تیرا مذکار کرے اور تجھے وہی عذاب دے جو انہوں

اور عبد اللہ بن ابی کو دیا تھا۔“ (ص ۱۰۵)

۷۔ مگر تہذیب علم کوئی لفظ مجدد بریلوی کے شایانِ شانِ قلم سے نہیں نکلے دیتی۔ (صفحہ ۱۰۵)

۸۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس مجدد بریلوی کا دونوں جہاں میں منہ کالا کرے اور اسے حضور کے دشمنوں کے ساتھ جہنم کے رب سے پہنچے گڑھے میں رکھے۔

فسود الله وجهه في الدارين  
واسكنه جحيمه الدائم الا سفل  
من النار مع اعداء سيد الكونين  
عليه المصلاة والسلام  
آمين يا رب العالمين (ص ۱۱۹)

۹۔ یہ سب تکفیر اور لعنتیں بریلوی اور اس کے اتباع کی طرف لوٹ کر قبریں ان کے واسطے عذابِ بروقتِ خاتمہ ان کے لیے موجبِ خروجِ ایمان و ازالہ تصدیق و ایقان ہوں گی اور قیامت میں ان کے جملہ متبعین کے واسطے اس کی موجب ہوں گی کہ ملائکہ حضور علیہ السلام سے کہیں گے اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا آخِرُ ثَوَابِكَ اور رسولِ مقبول علیہ السلام و قابلِ بریلوی اور ان کے اتباع کو سچا ستقا فرما کر اپنے حوضِ موردِ شفاعت محمود سے کتوں سے بدتر کر کے دھتکار دیں گے اور امتِ مرحومہ کے اجر و ثواب و منازلِ نعيم سے محروم کئے جا دیں گے۔

یعنی ان بریلویوں کا منہ دونوں جہاں میں کالا کرے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تو وہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ عذابِ الیم کو دیکھ لیں۔

سود الله وجهه في الدارين  
وجعل قلوبهم عقابيه  
فلا يدمنوا حقا  
میر و العذاب المیم۔  
(الشہاب الثاقب ص ۱۲۰)

ان تمام بد دعاؤں اور گالیوں کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ الحمد للہ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تو ہرگز اس بد گوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے البتہ مقتضی

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی مقدس سہتی کے حق میں ایسے کلمے بولنے والا انشاء اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے کلمات کا خود مصداق ہو گا۔

۱۰۔ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی نے جو علماء دیوبند کی عبارت پر علماء حرمین طہیین سے کفر کے فتوے حاصل کئے وہاں حرمین میں شائع کیے، اس کے جواب میں علماء دیوبند نے حسام الحرمین کے صاحب اپنی تائید میں علماء حرمین طہیین کے فتوے ”المنہد“ میں چھاپے اور تمام ملک اس کی اشاعت کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب نے علماء دیوبند ل اصل عبارت اور ان کے اصلی عقائد سامنے آئے تو علماء حرمین طہیین نے ان کی تصدیق و تائید فرمادی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اعظم حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام قطعاً بنیاد ہے کہ انہوں نے دیوبندیوں کی عبارتوں میں رد و بدل کیا ہے یا غلط عقائد ان کی طرف منسوب کیے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حسام الحرمین کے شائع ہونے کے بعد دیوبندی اہل سنت نے اپنی جان بچانے کیلئے اپنی عبارتوں میں خود قطع و برید کی اور اپنے اصل عقائد چھپا کر علماء عرب و عجم کے سامنے اہل سنت کے عقیدے ظاہر کئے جس پر علماء اہل سنت نے تصدیق فرمائی۔ چونکہ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی گنجائش نہیں اس لئے صرف اہل دلیل اپنے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں دیوبندیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ بہت پرماد آدمی تھا، اُس کے عقائد بھی عمدہ تھے۔ دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ ص ۱۰۱ پر مولوی محمد صاحب گنگوہی نے لکھا کہ:

محمد بن عبد الوہاب کے معتدلوں کو نجدی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا جہلی تھا، البتہ اُن کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور اُن کے معتدی ایسے ہیں مگر ان جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا اور



مقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔  
(رشید احمد گنگوہی)

ناظرین کرام نے فتاویٰ رشیدیہ کی اس عبارت سے معلوم کر لیا ہوگا کہ دیوبندیوں کے مذہب میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کے مقائد عمدہ تھے اور وہ اچھا آدمی تھا لیکن جب علماء حرمین عینین نے دیوبندیوں سے سوال کیا کہ بتاؤ محمد بن عبد الوہاب کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے وہ کیا آدمی تھا تو حیلہ سازی سے کام لے کر اپنا مذہب چھپا لیا اور لکھ دیا۔  
”ہم اسے خارجی اور باغی سمجھتے ہیں“، ملاحظہ ہو (المہند ص ۱۹)

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے کہ علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے۔ اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ میں وہی مسلمان ہیں اور حوان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہلسنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ دیکھئے یہاں اپنے مذہب کو کیسے چھپایا اور فتاویٰ رشیدیہ کی عبارت کو صاف ہضم کر گئے۔ یہ تو ایک نمونہ تھا۔ تمام کتاب کا یہی حال ہے کہ جان بچانے کے لئے اپنے مذہب پر پروہ ڈال دیا۔ اپنی عبارت کو بھی چھپا دیا۔ اب ناظرین کرام خود فیصلہ فرما لیں کہ خیانت کرنے والا کون ہے۔

**آخری سہارا** اس بحث میں ہمارے مخالفین (حضرات علماء دیوبند) کا ایک آخری سہارا یہ ہے کہ بہت سے اکابر علماء کرام و مشائخ عظام نے علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی۔ جیسے سید محمد بن حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب مجددی رام پوری اور قبلہ عالم حضرت سید پیر ہرسل شاہ صاحب گوٹروی رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح بعض دیگر اکابر امت کی کوئی تحریر ثبوت تکفیر میں پیش نہیں کی جاسکتی۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ تکفیر نہ کرنے والے حضرات میں بعض حضرات تو وہ ہیں جن کے زمانہ میں علماء دیوبند کی

عبارات کفریہ و جن میں التزام کفر متیقن ہو (موجود ہی نہ تھیں)۔ جیسے مولانا ارشاد حسین صاحب رام پوری رحمۃ اللہ علیہ اسی صورت میں تکفیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور بعض وہ حضرات جن کے زمانے میں اگرچہ وہ عبارات شائع ہو چکی تھیں مگر ان کی نظر سے نہیں گذریں اس لئے انہوں نے تکفیر نہیں فرمائی۔ ہمارے مخالفین میں سے آج تک کوئی شخص اس امر کا ثبوت پیش نہیں کر سکا کہ فلاں مسلم بن الفریقین بزرگ کے سامنے علماء دیوبند عبارت تنازعہ فیہا پیش کی گئیں اور انہوں نے ان کو صحیح قرار دیا یا تکفیر سے سکوت فرمایا علاوہ انہیں یہ کہ جن اکابر امت مسلم بن الفریقین کی عدم تکفیر کو اپنی برأت کی دلیل قرار دیا جاسکتا ہے ممکن ہے کہ انہوں نے تکفیر فرمائی ہو اور وہ منقول نہ ہوئی ہو کیوں کہ یہ ضروری نہیں کہ کسی کی کہی ہوئی ہر بات منقول ہو جائے لہذا تکفیر کے باوجود عدم نقل کے احتمال ہے اس آخری سہارے کو بھی ختم کر دیا۔ وللہ الحمد

**ایک تازہ شبہ کا جواب** ایک بہرہ بان نے تازہ شبہ یہ پیش کیا ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے ہمیں کے رکعت کا ثواب ملے گا۔ ہم خواہ مخواہ کسی کو کافر کیوں کہیں۔ تو بہین امیز عبارات لکھنے والے مر گئے، اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ حدیث شریف میں وارد ہے اذکروا ما آتاکم بالحق۔ تم اپنے مردوں کو خیر کے ساتھ یاد کرو۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مرتے وقت انہوں نے توبہ کر لی ہو۔ حدیث شریف میں ہے انما الاعمال بالخواتیم عمل کا مدار خاتمہ پر ہے نہیں کیا معلوم کہ ان کا خاتمہ کیسے ہوا شاید ایمان پر ان کی موت واقع ہوئی ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کفر و اسلام میں امتیاز کرنا ضروریات دین سے ہے آپ کسی کافر کو عمر بھر کافر نہ کہیں۔ مگر جب ان کا کفر سامنے آجائے تو بر بنائے کفر ہے کافر نہ ماننا خود کفر میں مبتلا ہونا ہے۔ بے شک اپنے مردوں کو خیر سے یاد کرنا چاہیے مگر توہین کرنے والوں کو مومن اپنا نہیں سمجھتا۔ نہ وہ واقع میں اپنے ہو سکتے ہیں۔ اس لئے معنوں حدیث کو ان سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ خاتمہ پر اعمال کا دار و مدار ہے مگر یاد رکھئے دم آخر کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اس کا مال بھی اس کی

طرف مفوض ہے۔ احکام شرع ہمیشہ ظاہر پر مرتب ہوتے ہیں اس لئے جب کسی شخص نے معاذ اللہ اعلانیہ طور پر التزام کفر کر لیا تو وہ حکم شرعی کی رو سے قطعاً کافر ہے تا وقتیکہ توبہ نہ کرے اگر کوئی مسلمان ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا تو کفر و اسلام میں امتیاز نہیں کرتا اور ظاہر ہے کہ کفر و اسلام معاذ اللہ یکساں سمجھنا کفر قطعی ہے لہذا کافر کو کافر ماننے والا یقیناً کافر ہے اور اگر بقرضی محال ہم یہ تسلیم کر لیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان اقدس میں گستاخیاں کرنے والوں کو کافر نہ کہنا چاہیے اس لئے کہ شاید انہوں نے توبہ کر لی ہو تو ان کا خاتمہ بالخیر ہو گیا ہو تو اسی دلیل سے مرزائیوں کو بھی کافر کہنے سے ہمیں زبان روکنی پڑے گی کیوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین سب کیلئے یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ شاید ان کا خاتمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان پر مقرر فرما دیا ہو تو ہم انہیں کس طرح کافر کہیں لیکن ظاہر ہے کہ مرزائیوں کے بارے میں احتمال کار آمد نہیں تو گستاخانِ نبوت کے حق میں کیوں کر مفید ہو سکتا ہے۔

**ایک ضروری تہنیت** بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ تو بہن آمیز عبارت پر تو سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور بسا اوقات جھوٹ ہو کر اقرار کر لیتے ہیں کہ واقعی ان عبارت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توبہ نہیں ہے لیکن جب ان عبارت کے مابین کا سوال سامنے آتا ہے تو ساکت اور متامل ہو جاتے ہیں اور اپنی استاد، شاگرد، پیری، مریدی یا رشتہ داری و دیگر تعلقات دنیوی خصوصاً کاروباری تجارتی نفع و نقصان کے پیش نظر ان کو چھوڑنا، ان کے کفر کا اقرار کرنا ہرگز گوارا نہیں کرتے ان کی خدمت میں غلطی نہ گذارش ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسب ذیل آیتوں کو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا  
الْأَكْثَرَ أَكْثَرًا أَفْوَكَارًا  
أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ  
الْأَعْيَانِ قَدِيرٌ

اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور  
تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو  
عزیز رکھیں تو ان کو اپنا رفیق نہ بناؤ اور جو

ایسے باپ بھائیوں کے ساتھ  
نہاؤ رکھے گا تو یہی لوگ ہیں جو  
ایک ظالم ہیں۔

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَمِنْهُمْ  
فَاذْلِكُمْ هَؤُلَاءِ  
الظَّالِمُونَ

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ  
سے فرما دیجئے کہ اگر تمہارے باپ  
بھائی اور تمہارے بھائی اور تمہاری  
بھینس اور تمہارے کنبہ دار اور مال جو تم نے  
میں اور سوداگری جس کے مندا پر جانے  
پیشہ ہوا اور مکانات جن میں رہنے کو  
کرتے ہو، اگر یہ چیزیں اللہ اور  
اس کے رسول اور اللہ کے راستے میں جہاد  
سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو فدائے  
میں تک کہ اللہ اپنے حکم کو لے آئے  
اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ  
وَأَبْنَاؤُكُمْ وَاقْرَبُوكُمْ  
عَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ  
وَأَنْفُسٌ كَثِيرَةٌ مِّنْكُمْ  
تُرْضَوْنَ بِمَا كُنْتُمْ  
تَكْفُرُونَ فَتُحْبَسُوا  
وَأَنْفُسُكُمْ تُبْذَرُ  
وَلَا تَسْأَلُكُمْ فِيهِ  
الْأَنْفُسُ الَّتِي كُنْتُمْ  
تَكْفُرُونَ فَتُحْبَسُوا  
وَأَنْفُسُكُمْ تُبْذَرُ  
وَلَا تَسْأَلُكُمْ فِيهِ  
الْأَنْفُسُ الَّتِي كُنْتُمْ  
تَكْفُرُونَ فَتُحْبَسُوا  
وَأَنْفُسُكُمْ تُبْذَرُ

ان دونوں آیتوں کا مطلب واضح ہے کہ عقیدے اور ایمان کے معاملے میں  
ایمان کے کاموں میں بسا اوقات خویش و اقارب کنبہ اور برادری محبت اور  
ان کے تعلقات حائل ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں کو ایمان  
یا کفر عزیز ہے ایک مومن نہیں کس طرح عزیز رکھ سکتا ہے۔ مسلمان کی شان، نبی  
اللہ لوگوں سے رفاقت اور دوستی کا دم بھرے۔ خدا اور رسول کے رشتوں سے  
احسان استوار کرنا یقیناً گنہگار بننا اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ  
اعلا کلمۃ الحق سے اگر یہ خیال مانے ہو کہ کنبہ اور برادری چھوٹ جائے گی۔ استغناء



شاگردی یا دنیاوی تعلقات میں منحل واقع ہو گا۔ اموال تلف ہوں گے یا تجارت نقصان ہو گا۔ راحت اور آرام کے مکان سے نکل کر بے آرام ہونا پرشہ کے گناہوں کو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے عذاب کے حکم کا منظر رہنا چاہیے جو اس پرستی، دنیا طلبی اور تن آسانی کی وجہ سے ان پر آنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس واضح اور روشن ارشاد کو سننے کے بعد کوئی مومن کی دشمنی سے ایک آن کے لئے بھی اپنا تعلق برقرار نہیں رکھ سکتا اس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کافر ہونے کے متعلق کوئی شک باقی نہ رہتا ہے۔

### حرفِ آخر

دیوبندی مبلغین و مناظرین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہم خیال علماء کی بعض عبارتیں بزم خود قابل اعتراض قرار دے کر پیش کیا کرتے ہیں۔

اس کے متعلق سر درست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر فی الواقع علماء اہل سنت کی کتابوں میں کوئی توہین آمیز عبارت ہوتی تو علماء دیوبند پر فرض تھا کہ وہ ان علماء تکفیر کرتے جیسا کہ علماء اہل سنت نے علماء دیوبند کی عبارت کفریہ کی وجہ سے تکفیر فرمائی لیکن امر واقع یہ ہے کہ دیوبندیوں کا کوئی عالم آج تک اعلیٰ حضرت یا ان کے ہم خیال علماء کی کسی عبارت کی وجہ سے تکفیر نہ کر سکا نہ کسی شرعی قباحت کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے سکا۔ دیکھئے دیوبندیوں کی کتاب قصص اور ملفوظات مولوی اشرف علی صاحب تھانوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ دہلی ۱۹۹۹ء

ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ فرمایا: حضرت حکیم الاست مدظلہ العالی نے ہاں ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔

اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے۔

ہم بریلی والوں کو اہل ہوا کہتے ہیں۔ اہل ہوا کافر نہیں۔

اس سلسلے میں مولوی اشرف صاحب تھانوی کا ایک اور مزیدار ملفوظ ملاحظہ الافاضات الیومیہ جلد پنجم مطبوعہ اشرف المطابع تھانہ بھون ص ۲۲۰ پر ملفوظ میں مرقوم ہے۔

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جملہ ہوا تھا تو اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے میں نے کہا ہمداری طرف سے کوئی جنگ نہیں وہ نماز پڑھتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو (مزاخرا فرمایا کہ ان سے کہو کہ آ، مادہ، نہ آگیا، ہم سے کیا کہتے ہو؟)

اس عبارت سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ علماء اہل سنت بریلوی کہا جاتا ہے، دیوبندیوں کے نزدیک مسلمان ہیں اور ان کا دامن ہر قسم کفر و شرک سے پاک ہے حتیٰ کہ دیوبندیوں کی ناسازان کے پیچھے جائز ہے عبارت اولہ بالا سے جہاں اصل مسئلہ ثابت ہوا وہاں علماء دیوبند کے مجدد اعظم حکیم الت

ان اشرف علیہ صاحب کے ملفوظ شریف کا یہ جملہ ہے کہ

ان (بریلویوں) سے کہو کہ آ، مادہ، نہ آگیا۔

دیوبندی حضرات کو چاہیے کہ اس جملہ کو بار بار پڑھیں اور اپنے عارف و حکیم کے ذوق حکمت و معرفت سے کیف اندوز ہو کر اس کی داد دیں۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ملفوظ منقول الصدر سے یہ امر بھی واضح

ہے کہ بعض اعمال و عقائد مختلف فیہا کی بناء پر متقیان دیوبند کا اہل سنت (بریلویوں)

کافر و مشرک قرار دینا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز یا مکروہ کہنا قطعاً غلط

ہے اور بلا دلیل ہے۔ صرف بغض و عناد اور تعصب کی وجہ سے انہیں کافر

کہا جاتا ہے ورنہ درحقیقت اہل سنت (بریلوی) حضرات کے عقائد و اعمال

ایسی چیز نہیں پائی جاتی جس کی بنا پر انہیں کافر و مشرک قرار دیا جاسکے یا ان

کے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا جاسکے۔

ہیں امید ہے کہ یہ چند امور جو ہم نے پہلے بیان کئے ہیں انشاء اللہ العزیز  
پہل کر ہمارے ناظرین کیلئے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

اب آئندہ صفحات میں دیوبندی حضرات اور اہل سنت کا  
مسئلہ ملاحظہ فرما کر حق و باطل میں امتیاز کیجئے

### ۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مقدّم مولوی رشید احمد  
صاحب گنگوہی کے شاگرد رشید مولوی  
حسین علی صاحب ساکن دہلی پھر ضلع میانوالی اور ان کے شاگرد بعض دیگر علما  
دیوبند کے نزدیک اللہ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ  
بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔ دیکھئے مولوی  
حسین علی صاحب اپنی تفسیر بلقہ الحیران مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بار  
۱۵۸، ۱۵۹ پر ارقام فرماتے ہیں۔

یہ اور انسان خود مختار ہے۔ اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے  
سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے  
بعد معلوم ہوگا اور آیات قرآنی جیسا کہ ولیم علم الذی وغیرہ بھی اور  
احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔

اہل سنت کا مذہب

دیکھئے شرح فقہ اکبر ص ۱۰

لہ اسی تفسیر کے ص ۴ پر آخری سطر یہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

یہ تقریر یہی جو آگے آئی ہے حضرت صاحب (مولوی حسین علی) نے غلام غیاں سے قلم بند کروائی  
اور بذات خود ان پر نظر فرمائی ہے۔ بلقہ الحیران مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بار

ص ۱: یہ کتاب طبع قدیم کے چند نسخ دستیاب ہیں ضرورت مند اصحاب طلب فرما سکتے

یہ جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ  
ہر چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے  
میں جانتا وہ کافر ہے اگرچہ اس کا قائل  
اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو

آیہ کریمہ ولیم علم الذین اور اس قسم کی دیگر آیات و احادیث میں مجاہدین وغیرہ  
مجاہدین اور مومنین و منافقین کا امتیاز باہمی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے  
منافقین کو مومنین سے اور غیر مجاہدین کو مجاہدین سے ابھی تک جدا نہیں کیا آئندہ و علم  
الہی کے مطابق انہیں الگ کر دیا جائے گا یہاں ”علم“ سے تسمیہ مراد ہے۔ فیعلمن  
اللہ بمنزلہ فلیعلمن اللہ کے ہے جسے اللہ تعالیٰ کے قول فلیعلمن اللہ الخفیث من العیث  
اس نبیث کا طیب سے جدا ہونا منصوص ہے ایسے ہی ان آیات میں و نہیں مولوی  
حسین علی نے نفی علم الہی کی دلیل سمجھا ہے۔ مومنین و منافقین اور مجاہدین وغیرہ مجاہدین  
کا ایک دوسرے سے الگ ہونا مذکور ہے۔ دیکھئے بخاری شریف جلد ثانی ص ۲ پر روم ہے۔  
فلیعلمن اللہ علم اللہ ذلک انتما ہی بمنزلہ فلیعلمن اللہ محمولہ

لیعلمن اللہ الخفیث انتما

یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ خدا کے عظیم و خیر کو ان کا علم نہیں اللہ  
تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے

### ۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے حق میں کذب  
کے قائل ہیں (دیکھئے تفسیر براہین قاطعہ جلد دوم ص ۲۵)

اس مقام پر یہ کہنا کہ اس عبارت میں مولوی حسین علی صاحب نے اپنا مذہب بیان نہیں کیا  
مستقلہ کا مذہب نقل کیا ہے انتہائی مضحکہ خیز ہے اس لئے کہ جب مولوی صاحب مذکور نے قرآن و  
حدیث کو اس مذہب پر منطبق مانا تو اس کی حقانیت کو تسلیم کر لیا خواہ وہ معتزلہ کا مذہب ہو یا کبھی دوسرے  
قرآن و حدیث جس پر منطبق ہے اس کا انکار کیوں کر ہو سکتا ہے۔

صرف چند حضرات براہین قاطعہ مکتبہ فریدیہ سے طلب فرمائیں۔



۱۔ الحاصل امکان کذب سے مراد و خول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔  
اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی تبادلی رشیدیہ جلد اول ص ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔  
۲۔ پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام و صوفیائے کرام و علمائے عظام کا اس  
مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔

**اہل سنت کا مذہب** اہل سنت کہتے ہیں کہ کذب کے تحت قدرت باری  
تعالیٰ ہونے سے بندوں کے جھوٹ کی تخلیق اور اس کے  
باقی رکھنے یا نہ رکھنے پر قدرت خداوندی کا ہونا مراد ہے یا یہ مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ بذاتہ خود  
صفت کذب سے متصف ہو سکتا ہے۔ اگر پہلی شک مراد ہے تو اس میں آج تک کسی سنی  
نے اختلاف نہیں کیا۔ پھر یہ کہنا کہ امکان کذب کے مسئلہ میں شروع سے ہی اختلاف رہا  
ہے باطل محض اور جہالت و ضلالت ہے اور اگر دوسری شک مراد ہو تو اس سے بڑھ کر شان  
الوہیت میں کیا گستاخی ہو سکتی ہے کہ معاذ اللہ تعالیٰ کے متصف بالکذب ہونے کو ممکن قرار  
دیا جائے اہل سنت کے نزدیک ایسا عقیدہ کفر خالص ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

**۳۔ دیوبندیوں کا مذہب** کبار علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کریم نے  
کفار کو اپنی فصاحت و بلاغت سے عاجز نہیں  
کیا تھا اور فصاحت و بلاغت سے عاجز کرنا علماء دیوبند کے نزدیک کوئی کمال بھی نہیں چنانچہ  
مولوی حسین علی صاحب تلمیذ رشید مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی کتاب بلغة الخیران مطبوعہ جماعت اسلام  
پریس لاہور، طبع اول، میں ص ۱۲ پر لکھتے ہیں۔

۱۔ یہ خیال کرنا چاہیے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا بلکہ  
قرآن خاص واسطے کفار و فصحاء و بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں۔

**اہل سنت کا مذہب** اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم نے یقیناً اپنی  
فصاحت و بلاغت سے کفار و فصحاء و بلغاء کو عاجز کیا تھا  
اور قرآن کی یہ شان اعجاز قیامت تک باقی رہے گی جو شخص اس اعجاز قرآنی کا منکر ہے اور قرآن کریم  
کی فصاحت و بلاغت کو کمال نہیں سمجھتا وہ دشمن قرآن و دشمن دین خارج از اسلام ہے۔

**۴۔ دیوبندیوں کا مذہب** علماء دیوبند کے نزدیک شیطان اور ملک الموت  
کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ

ہے اور شیطان اور ملک الموت کے لئے محیط زمین کی وسعت علم و دلیل شرعی سے ثابت ہے  
اور فقرہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس علم کا ثابت کرنا شرک ہے۔ دیکھئے براہین قاطعہ معتقد  
مولوی خلیل احمد صاحب انیسوی و مصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مطبوعہ سادھو صاحب

۱۔ الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا  
فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس نامہ سے ثابت کرنا شرک  
نہیں تو کون سا ایمان کا حق ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے  
ثابت ہوئی۔ فقرہ دو عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نفوس  
کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

اسی براہین قاطعہ کے ص ۵۲ پر ہے۔  
۲۔ اعلیٰ علیت میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے  
افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک  
الموت کے برابر بھی ہو چکا ہو یا نہ ہو۔

**اہل سنت کا مذہب** اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے مقابلے میں شیطان کے لئے محیط زمین کا ثابت  
کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اس کی نفی کرنا بارگاہ رسالت کی سخت توہین  
اہل سنت کے نزدیک شیطان و ملک الموت کے محیط زمین کے علم پر قرآن و حدیث  
میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی۔ جو شخص نص کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن و حدیث پر نہایت  
بی ناپاک مبتلا ہوتا ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو نصوص قطعیہ کے خلاف  
کہنا بھی قرآن و حدیث پر افتراء عظیم ہے۔ قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں  
ہوئی جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محیط زمین کے علم کی نفی ہوتی ہو بلکہ قرآن  
و حدیث کے بے شمار نصوص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر چیز کا علم ثابت ہے۔

اہلسنت کا مسلک ہے کہ کسی مخلوق کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم کی کمی ثابت کرنا حضور کی شانِ اقدس میں بہترین گستاخی ہے۔

**۵) دیوبندیوں کا مذہب** | دیوبندی حضرات کا مذہب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپتی عاقبت کا علم ہے

نہ دیوار کے پیچھے حضور جانتے ہیں۔ اسی براہین قاطعہ کے صراہ پر ہے۔

خود خضر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "واللہ لا ادری ما یفعل فی ولا یمک" اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ "مجھ کو دیوار کے پیچھے کاجی علم نہیں ہے"

**اہلسنت کا مذہب** | اہلسنت کا مسلک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی ہی نہیں بلکہ تمام مومنین و کفار کی بھی عاقبت کا حال جانتے ہیں اور زمین و آسمان کا کوئی گوشہ نگاہ رسالت سے مخفی نہیں۔

"واللہ لا ادری" والی حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اور دوسروں کے انجام کا علم ہونے پر استدلال کرنا انتہائی مضحکہ خیز ہے کیا قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے عسفی الان یبعثک ربک مقاماً محموداً اور واللہ اخرہ خیر لک من الاولی وارو نہیں ہوا اور کیا مومنین کے حق میں لم یعدن المومنین والمومنات حبیب تجدی من عتہما الا ننہا وخالدین فیہما (آلایہ) قرآن مجید میں موجود نہیں؟ پھر سچ میں بتیں آنا کہ حضور کے علم کی نفی کس بنا پر کی جاتی ہے حدیث لا ادری کے معنی اصراف یہ ہیں کہ میں بغیر تعلیم خداوندی کے محض شکل سے نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا وہی حدیث جو بحوالہ روایت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ پیش کی گئی ہے اُس کے متعلق پہلے تو عرض ہے کہ شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگر اس حدیث کو لکھا ہے تو وہ بطور نقل و حرایت کے تحریر فرمایا ہے اس کو روایت کہنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے پھر لطف یہ ہے کہ یہی شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب مدارج النبوت میں اس روایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یہ جو البش آنت کای سخن اصلی ندارد وروایتی بدان صحیح نشدہ

ایسی بے اصل روایتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات علی کا انکار کرنا اہلسنت کے ایک بدترین جہالت و ضلالت ہے۔

**۶) دیوبندیوں کا مذہب** | دیوبندی مولوی صاحبان کے مقداد مولوی اشرف علی تھانوی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر علم غیب

یہ وعمر، بچوں، پاگلوں بلکہ تمام حیوانوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دینا۔ ملاحظہ فرمائیے:

(خدا یا ایہا انصاف مصنف مولوی اشرف علی صاحب تھانوی مثلاً) پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صبح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و ہنگہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے

**اہلسنت کا مذہب** | اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شایع دت کی شدید ترین توہین و تنقیص ہے۔

**۷) دیوبندیوں کا مذہب** | حضرات علماء دیوبند کے نزدیک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانا بیل اور گدھے کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔

دیکھئے علماء دیوبند کی مسئلہ و مصدقہ کتاب صراط مستقیم ص ۷۷ مطبوعہ پنجاب دہلی، از و سوسرہ زنا خیال بجا مدت زود خود بہتر است و صرف بہت بسوئے شیخ و امثال آن را مدظنین گو جناب رسالت تاب باشند پچندین مرتبہ از استغراق در صورت کا و خیر خود راست

**اہلسنت کا مذہب** | اہلسنت کے مسلک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک تکمیل نماز کا موقوف علیہ ہے اور حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کمریہ کو دل میں حاضر کرنا مقصد عبادت کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ



غفلتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانے کو گمانے میں کے تصور میں غرق جانے سے بترکنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ توہین شدید ہے جس کے تصور سے مومن کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اہلسنت ایسا کہنے والے کو جہنمی اور ملعون تصور کرتے ہیں دیوبند کے معتد ظہار کے نزدیک لفظ رحمۃ اللعالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ نہیں۔

### ۸ دیوبندیوں کا مذہب

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں

استفتاء : کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ لفظ رحمۃ اللعالمین مخصوص آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں ؟

الجواب : لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں۔

اہلسنت کے نزدیک رحمۃ اللعالمین خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف جیل ہے اس میں دوسرے کو شریک کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو گھٹانا ہے۔

### ۹ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک قرآن کریم میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مراد لیا عوام کا خیال ہے۔

ملاحظہ فرمائیے تحذیر الناس ص ۱۲ مصنف مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی مدد دیوبند بعد حمد و صلوات کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین کے معلوم کرنا چاہیے تاکہ فہم جواب میں کچھ وقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا ایسا معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر تمام مروج میں دلکشا رسول اللہ و خاتم النبیین۔ فرما اس صورت میں کیوں کہ صحیح ہو سکتا ہے۔

اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو لفظ خاتم النبیین وارد ہوا ہے اس کے معنی منقول متواتر انبیین

بشر اس کو عوام کا خیال قرار دیتا ہے وہ قرآن کریم کے معنی منقول متواتر کا منکر ہے۔

دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی

### ۱۰ دیوبندیوں کا مذہب

ہو تو پھر بھی حضور کی غایت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

دیکھئے اسی تحذیر الناس کے ص ۲۸ پر مرقوم ہے

بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی

غایتیت متحدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا

فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو غایتیت

### ۱۱ اہلسنت کا مذہب

میں فرق ضرور آئے گا جیسا کہ بالفرض محال دوسرا الہ یا یا جائے تو اللہ تعالیٰ کی توحید میں

فرق آئے گا۔ جو شخص اس فرق کا منکر ہے وہ نہ توحید باری کو سمجھا، نہ ہی ختم نبوت پر

مان لایا۔

دیوبندی علماء کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو زبان کا علم اس وقت حاصل ہوا جب

### ۱۱ دیوبندیوں کا مذہب

حضور کا معاملہ علماء دیوبند سے ہو گیا اس سے پہلے حضور اردو زبان نہ جانتے تھے۔

دیکھئے براہین قاطعہ میں مولوی خلیل احمد صاحب انیسوی ص ۲۲ پر لکھتے ہیں

مدرسہ دیوبند کی غلطی حق تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت ہے کہ صد عالم یہاں

سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو غلطیات و منکالات سے نکالا۔ یہی سبب ہوا

کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو

آپ کو اردو میں کلام کہتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ

تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان

آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ہر زبان کے عالم ہیں۔ جو شخص حضور کے لئے زبان کے علم کو اس اہل زبان سے معاملہ ہونے کے بعد ثابت کرے اور اس کا مسلک ہو کہ حضور کو یہ زبان اس وقت آگئی جب اس زبان والوں سے حضور کا معاملہ ہوا یعنی اس سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زبان کے عالم نہ تھے وہ شخص کمال رسالت کو محض کر رہا ہے۔

## ۱۲ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کو ایسی خوابیں نظر آتی ہیں جن میں وہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرا ہوا دیکھتے ہیں اور پھر حضور کو گرنے سے روکنے اور بچاتے ہیں۔ دلیل کے طور پر مولوی حسین علی صاحب شاگرد رشید مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ارشاد بلند العزیز مشہور ہے: "ورأيت انه يسقط فامسكته واعلمته من المسقط"۔

ترجمہ ۱۶ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور گزر رہے ہیں تو میں نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچالیا۔

## اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک ہے کہ ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی چیز مراد نہیں لی جاسکتی۔ جس نے حضور کو دیکھا اس نے لا یریب حضور ہی کو دیکھا۔ ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ معاذ اللہ میں نے حضور کو گرا ہوا دیکھا کہ حضور کو گرنے سے بچالیا اور وہ بارگاہ رسالت میں وریدہ دہن نہایت گستاخ ہے۔

## ۱۳ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے متقدّم مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں بھی لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا و مولا نا اشرف علی پر شہنشاہ کو اپنے بتیق سنت ہونے کا اشارہ غیبی قرار دے کر پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی دیکھتے دیکھتے نماز و مناظرہ کیا الفرمان جلد ۳ ص ۸۵ پر دیوبندی حضرات کے مابین ناز و مناظرہ

مولوی منظور احمد صاحب تھانوی سنبھلی تحریر فرماتے ہیں۔

”یہ پنجاب کے رہنے والے ہیں انہوں نے مولانا تھانوی کو ایک طویل خط لکھا ہے اخیر میں اپنے خواب کا واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی حکم حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی پیدا ہوئی کلہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھا چاہیے اس خیال سے دوبارہ کلہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا ہوا ہے لیکن زبان سے بے ساختہ بچا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے۔ اشرف علی بہ نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس آتے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی اہل میں زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ پیچھے مڑی اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور یہی تھی ماہر وہ اثر نالافتی بدستور تھا لیکن جب حالت بیداری میں کلہ شریف کی غلطی پڑی تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے یاں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروت لیٹ کر کلہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ورد و شریف پڑھا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللہ جل جلالہ سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی سالک اب بیدار ہوں خواب نہیں۔ لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں۔“

اس خط میں جو لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا و مولا نا اشرف علی پڑھنے کا واقعہ لکھا ہوا ہے اس کے خواب میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے جو عبارت لکھی وہ ہماری ”روند و مناظرہ“ سے نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیے روند و مناظرہ کیا۔

اصل واقعہ رسالہ الامداد میں ہے یہ اصل رسالہ مکتبہ فریدیہ سے حاصل کریں۔

مرتبہ اس واقعہ میں تسلی ہے کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ یقین سنت ہے۔

الامداد مطبوعہ تھانہ بھون ص ۳۵

اہل سنت کے نزدیک لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہ صلی علی سیدنا ونبینا واولادنا اشرف علی کے خبیث اور

لما پاک الفاظ کلمات کفریں خواب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا پڑھنے والے کے منسوب الہی ہونے کی دلیل ہے جو شخص بے اختیار ان کو ادا کرتا ہے وہ غلبہ شیطانی سے منسوب ہو کر بے اختیار بولے اللہ تعالیٰ کی طرف اس سلب اختیار کی نسبت کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف علی تعالیٰ کے بتبع سنت ہونے کی طرف اشارہ کرنے کیلئے اس کے اختیار کو سلب کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف یہ کلمات کفریہ اس کی زبان پر جاری کرانے کے لئے مزید غضب الہی اور عذاب خداوندی کا موجب ہے۔ سبحانک ہذا بتان عظیم۔

اہل سنت کے نزدیک حالت مذکورہ اغوار اور اضلال شیطان سے ہے جس سے توبہ کرنا فرض ہے۔ اگر خدا خواستہ قابل الہی حالت میں توبہ سے پہلے مرتبے تو ناری اور جہنمی قرار پائے۔

(۱۳) دیوبندیوں کا مذہب  
دیوبندی علماء کے پیشوا مولوی حسین علی صاحب ساکن وال بھیراں ضلع میانوالی کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی مطلقہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بغیر عدت گزارے نکاح کر لیا۔ بلقہ النحران ص ۲۶ پر ہے۔

دراود قبل الذخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الذخول دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بلا عدت نکاح کر لیا۔

اہل سنت کا مذہب  
اہل سنت کے مذہب میں یہ کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے کہ حضور نے عدت گزارنے سے پہلے حضرت زینب سے نکاح کر لیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان کی عدت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح تک نہیں بھیجا جیسا کہ مسلم شریف جلد اول ص ۴۴ پر حدیث وارد ہے۔

نہ ملنے کا پتہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال

لما انتفعت عدة زینب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزيد فاذا کن ہما علی الحدیث۔

یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمایا کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو، لہذا جو شخص حضور پر یہ مزا کرتا ہے وہ بارگاہ رسالت کا سخت ترین دشمن اور بدترین گستاخ ہے۔

(۱۵) دیوبندیوں کا مذہب  
دیوبندی علماء کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم برٹے بھائی کی سی کرنی چاہیے۔

تقویۃ الایمان کے ص ۳۲ پر ہے۔

یہ سب انسان آپس بھائی ہیں جو بڑا بڑا کہہ ہو وہ بڑا بھائی ہے سراسر کی تے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔

اہل سنت کا مذہب  
اہل سنت کے مذہب میں ہر طرح تمام حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کے روحانی باپ ہیں اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو بہت اللہ تعالیٰ فرمایا لہذا حضرات انبیاء علیہم السلام بالخصوص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم ان کی نبوت و رسالت اور اہل بیت کے موانع کی جادے گی۔ برٹے بھائی کی طرح ان کی تعظیم کرنا، ان کی شان کو گھٹانا اور ان کے حق میں بدترین قسم کی توہین و تنقیص کا ترکیب بنانا ہے۔

(۱۶) دیوبندیوں کا مذہب  
حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مولوی اسماعیل صاحب دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کا عقیدہ یہ ہے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرکز مٹی میں مل گئے۔ ملاحظہ کیجئے تقویۃ الایمان ص ۲۷ پر مرقوم ہے۔

یہ یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں۔

اہل سنت کا مذہب  
اہل سنت کے نزدیک انبیاء علیہم السلام باوجود نبوت عادی طاری ہونے کے حیات حقیقی کے ساتھ زندہ



ہوتے ہیں اور ان کے اجسام کریمہ صمغ و سالم رہتے ہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔  
(ان اللہ حرمہ علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حتی  
یرزق) (شکوۃ جلد اول ص ۱۲۱)

لہذا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ معاذ اللہ حضور مرکز مٹی پر  
مل گئے صریح گمراہی ہے اور حضور کی طرف منسوب کرنا اور کہنا کہ معاذ اللہ میں بھی مرکز مٹی میں ملے  
والا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء محض اور شان اقدس میں تو بہین صریح ہے۔  
(العیاذ باللہ)

(۱۷) دیوبندیوں کا مذہب | مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ  
دیوبند کے نزدیک جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم متصف بحیات بالذات ہیں بالکل اسی طرح معاذ اللہ و جلال بھی متصف بحیات بالذات  
ہے اور جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا اسی طرح و جلال کی بھی آنکھ  
سوتی ہے دل نہیں سوتا۔ ملاحظہ فرمائیے۔

کتاب آب حیات مطبع قدیمی واقع دہلی ص ۹۹ پر لکھتے ہیں  
چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام اس پھونڈان کی تصدیق کرتا ہے  
فرماتے ہیں۔ تمام عینائی و لاینام قلبی اور کہا قال  
لیکن اس قیاس پر و جلال کا حال بھی یہی ہونا چاہیے اس لئے کہ جیسے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ منشاء نیست اور اوج مومنین جس کی تحقیق  
سے ہم فارغ ہو چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی و جلال  
بھی بوجہ منشاء نیست اور اوج کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف  
بِحیات بالذات ہوگا اور اس وجہ سے اس کی حیات قابل انفاک نہ ہوگی  
اور موت و قوم میں ہستار ہوگا انقطاع نہ ہوگا اور شاید یہی وجہ معلوم  
ہوتی ہے کہ ابن حیا و جس کے و جلال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا  
لیتے تھے اپنی نوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنی نسبت ارشاد فرمایا یعنی بیشادست احادیث وہ بھی یہی کہتا تھا کہ  
رتمام عینی و لاینام قلبی

اہل سنت کا مذہب | اہلسنت کے عقیدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا  
متصف بحیات بالذات ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ایسا کمال ہے جو حضور علیہ السلام کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے چہ جائیکہ و جلال  
کیلئے ثابت ہو۔

اہلسنت تمام انبیاء علیہم السلام کے حیات کے قائل ہیں۔ مگر بالذات حیات سے  
متصف ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شان ہے۔ اسی طرح آنکھ کا سونا اور دل کا سونا بھی یہی  
صفت ہے جو انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے کیلئے کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں  
چہ جائیکہ قول و جلال کو دلیل شرعی اس کے لئے بھی یہ وصف نبوت ثابت کر دیا جائے۔  
اہلسنت کے مسلک میں اسلام حیات اور موت کفر ہے اس لئے و جلال کو اگر منشاء  
ارواح کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف بحیات بالذات ہوگا۔ الخ  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی اوصاف و جلال کے ثابت کرنا معاذ اللہ تنقیص شان نبوت ہے

(۱۸) دیوبندیوں کا مذہب | درپردہ دینی اور بے باکی کے چند نمونے

۱۔ تقویۃ الایمان میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے ص ۹۹ پر لکھا ہے کہ اللہ کے ہوا  
کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔ ۲۔ تقویۃ الایمان کے ص ۱ پر تحریر کیا کہ ہمارا جیب خالق اللہ  
ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کام میں اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو  
کیا کام۔ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے  
دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کبھی چوہرے چھار کا تو کیا ذکر ۳۔ تقویۃ الایمان ص ۱  
پر تحریر ہے کہ اس کے دربار میں ان کا توبہ حال ہے کہ جیب وہ کچھ حکم فرماتا ہے تو وہ سب  
رعیب میں آکر بیٹھ جاتے ہیں ۴۔ تقویۃ الایمان ص ۱ پر لکھتے ہیں کہ اس شہنشاہ  
کی توبہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کر ڈول نی اور ولی بن اور فرشتے، جبرائیل اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے۔ یہ تقویۃ الایمان کے صلا ۲ پر ہے جن کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں بلکہ تقویۃ الایمان کے صلا ۲ پر ہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

**اہل سنت کا مذہب** اہل سنت کے نزدیک اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ صرف اللہ پر ایمان لانا چاہیے اور کسی پر ایمان لانا جائز نہیں، کفر خالص ہے۔ دیکھئے ہر امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جب تک اللہ، ملائکہ، آسمانی کتابوں، اللہ کے تمام رسولوں، یوم آخرت اور خیر و شر کے منجانب اللہ متقدم ہونے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہ لائے اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔

۲۔ ہر سنی مسلمان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام کاموں میں متصرف حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں، رسولوں اور اس کے مقرب بندوں سے ہمارا کوئی کام ہی نہ ہو۔ کتاب و سنت میں بے شمار نصوص وارد ہیں جن کا مفاد یہ ہے کہ ہمیں اپنے کاموں میں جو ایمان خداوندی کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

و دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ۱۔ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ عَاقَلُوا لَآرَآئِهِ كَاشٍ وَهُوَ لَوْ كُنْهُمْ يَافِقُونَ فَمَا سَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَقْلُبُونَ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کر لو۔ دیکھئے ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں سے ہمارا کام و البتہ کر دیا ہے یا نہیں؟ اس عبارت میں جو تمام ماسوی اللہ کو چوترا چار سے تعمیر کیا گیا ہے اہل سنت کے نزدیک یہ تفریق بارگاہ ایزدی کی شان میں بدترین گستاخی ہے۔

العیاذ باللہ!

۳۔ اہل سنت کے نزدیک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شل و نظیر کے پیدا کرنے سے قدرت و مشیت ایزدی کا متعلق ہوتا محال عقلی ہے کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدائش میں تمام انبیاء سے حقیقتاً اول ہیں اور یہ حیثیت میں تمام انبیاء سے آخر

اور عاقب امت ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس طرح اول حقیقی میں تعدد محال بالذات ہے اسی طرح عاقب امت میں بھی تعدد و متعین لذاتہ ہے اور اس بنا پر قدرت و مشیت خداوندی کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا بلکہ اس امر محال کا قبیح و مذموم ہونا ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت اس سے متعلق ہو سکے۔

۴۔ اہل سنت کا مذہب ہے کہ ملک و اختیار بالاعتدال تو خاصہ خداوندی ہے اور ملک و اختیار ذاتی کسی فرد مخلوق کیلئے ثابت نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا وہاں اختیار اور اس کی مطاع ہونی ملک عام انسانوں کیلئے ولال شرعیہ سے ثابت ہے اور یہ ایسی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی مضبوط الحواس بھی تامل نہیں کر سکتا چہ جائیکہ سمجھدار آدمی اس کا انکار کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں شان اقدس میں صریح توہین ہے اور ان تمام نفوس شرعیہ اور اولہ قطعیہ کے قطعاً خلاف ہے جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کی ودی ہوئی ملک اور اختیار ثابت ہوتا ہے۔

۵۔ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ مقربین بارگاہ ایزدی عبودیت کے اس بلند مقام پر ہوتے ہیں کہ ان کی ذوات قدسیہ منظر صفات ربانی ہو جاتے ہیں اور بعض خاصے حدیث قدسی بی یسیر و بی یسر ان کا دیکھنا، سنا، چلنا، پھرنا، ارادہ و مشیت سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ میدان تسلیم و رضا کے مرد ہوتے ہیں، ان کا چاہنا اللہ کا چاہنا اور ان کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہوتا ہے ایسی صورت میں حضور سید المقربین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، غفلت شان رسالت کے متنافی ہے بلکہ مقام نبوت کی توہین و تنقیص ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفات الہیہ کا منظر اتم ہیں اور ان کی مشیت ایزدی کا ظہور ہے تو اس کا پورا نہ ہونا معاذ اللہ مشیت خداوندی کی ناکامی ہوگی۔ یہی توہین نبوت اور کفر خالص ہے اور کلمات انبیاء علیہم السلام کی تنقیص اسی لئے کفر ہے کہ کلام نبوت قطعاً صفات الہیہ کا ظہور ہوتے ہیں۔

(۱۹) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی حضرات کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشر کی سی کی جائے بلکہ اس میں بھی اختصار کیا جائے۔ تقویۃ الایمان کے ص ۲۵ پر لکھا ہے۔

یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سب حال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو وہی کرو سوائے میں بھی اختصار ہی کرو۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک ہر بزرگ کی تعریف اس کی شان صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشر کی سی ہونا تو درکنہ ملائکہ مقربین سے بھی زیادہ ہوگی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ان سے بلند و بالا ہے۔

(۲۰) دیوبندیوں کا مذہب | دیوبندی علماء کے مذہب میں انبیاء و رسل ملائکہ معاذ اللہ سب ناما کر سے ہیں تقویۃ الایمان ص ۱۵، ۱۶ پر لکھ دیا۔

اللہ جیسے زبردست کہہ ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو لپکانا کہچہ فائدہ اور نقصان پہنچا سکتے ہیں محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناما کرہ لوگوں کو ثابت کیجئے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے نزدیک محبوبانِ خداوندی انبیاء و رسل و ملائکہ عظام کے حق میں لفظ ناما کرہ، بولنا ان کی شان میں بے ہودہ گوئی اور دریدہ دہنی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

(۲۱) دیوبندیوں کا مذہب | علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق انبیاء و رسل کو علیہم السلام کی شان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معاذ اللہ چوتھے چارے سے بھی گری ہوئی ہے۔

تقویۃ الایمان کے ص ۲۵ پر تحریر ہے۔

اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق میں بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چار

سے بھی ذیل ہے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کے مذہب میں یہ عبارت حضرات انبیاء و رسل و اولیاء عظام علیہم السلام کی سخت ترین توہین کا نمونہ ہے ہر چھوٹی اور بڑی مخلوق کے معنی رسل کوام اور اولیاء عظام کا ہونا متعین ہو گیا ہے۔ کیوں کہ ہر مخلوق کے لفظ سے چھوٹے مرتبہ کی کل مخلوقات عامہ اور ہر بڑی مخلوق کے لفظ سے بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق کے معنی بغیر تاویل و تامل کے ہر شخص کی سمجھ میں آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کوام اور اولیاء کوام ہی ہیں اب انہیں فادہ خداوندی میں معاذ اللہ چوتھے چارے سے زیادہ ذیل کتنا جن قسم کی شدید توہین ہے تاج تشدد کی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے مقرب بندوں کو "عباد مکرمون اور کان عند اللہ وجہا" فرمایا انہیں اپنی بارگاہ میں بڑی عزت و بزرگی والا اور ذی وجاہت فرمایا ہے نیز اپنے ایک بندوں کو منعم علیہم قرار دے کر اور ان کو حکم عند اللہ القائم فرما کر ان کی شان بڑھائی ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل دیوبندی علماء خصوصاً صاحب تقویۃ الایمان نے انہیں چوتھے چارے سے زیادہ ذیل قرار دے کر ان کی توہین و تنقیص کی ہے۔ اہل سنت اس عبارت کو گندگی و نجاست تصور کرتے ہیں اور ایسے عقیدہ کو کفر خالص سمجھتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔

(۲۲) دیوبندیوں کا مذہب | حضرات علماء دیوبند کے نزدیک معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار کی بات سن کر مدح اس ہو گئے اسی تقویۃ الایمان کے ص ۲۱ پر لکھا ہے۔

سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنی ہے ہمارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔

اہل سنت کا مذہب | اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے حواس تمام انسانوں کے حواس سے اقویٰ اور اعلیٰ ہیں



یہ الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ حضور ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے، سخت ترین توہین و تنقیض ہے بارگاہ نبوت میں۔

(۲۳) دیوبندیوں کا مذہب علماء دیوبند کے مذہب میں فرشتوں اور رسولوں کی طاعت کہنا جائز ہے مولوی حسین علی صاحب ساکن وال پجھان اپنی تفسیر ملتقى الحیران کے صفحہ ۴ پر فرماتے ہیں :

”اور طاعت کا معنی ہے عبد من دون الله فهو الطاعت اس معنی میں جو جب جن اور ملائکہ اور رسولوں کو طاعت بولنا جائز ہوگا۔“

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کے نزدیک فرشتوں اور رسولوں کو طاعت کہنا ان کی سخت توہین ہے اور ملائکہ اور رسولوں کی توہین کرنے والا خارج از اسلام ہے۔

(۲۴) دیوبندیوں کا مذہب دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ صریح جھوٹ کی ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں ہے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تفتیۃ العقائد مطبوعہ مجتہد کے صفحہ ۲۵ پر فرماتے ہیں :

- ۱۔ پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم کیاں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں ہے۔
- ۲۔ بالجلد علی العموم کذب کو متافی شان نبوت، بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں ہے (تفتیۃ العقائد صفحہ ۲۸)

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کے نزدیک حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر قسم کے کذب و معاصی سے علی العموم معصوم ہیں اور ان کے حق میں کسی معصیت کا تصور یا کبھی قسم کے دروغ صریح کو ان کیلئے نہ

کو ناعزت و ناموس رسالت پر بدترین حملہ ہے۔

(۲۵) دیوبندیوں کا مذہب حضرات اکابر دیوبند کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امت سے صرف علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں علمی امتیاز انہیں حاصل نہیں ہوتا۔ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تحذیر الناس، صفحہ ۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں مساوات بظاہر راستی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب اہل سنت کے مذہب میں انبیاء علیہم السلام اپنی امت سے جس طرح علم میں ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اس امتیاز کا شکر ہے وہ شان نبوت میں تخفیف کا مرتکب ہے۔

(۲۶) دیوبندیوں کا مذہب علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے چھوٹے بڑے سب بندوں کو بے خبر اور نادان کہتے ہیں۔ دیکھئے تقویۃ الایمان صفحہ ۳ پر لکھا ہے

”و ان باقول میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان۔“

اہل سنت کا مذہب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بے خبر اور نادان کہنا بارگاہ نبوت میں سخت دریدہ دہشی ہے اور ایسا کہنا بدترین جہالت اور گمراہی ہے۔

(۲۷) دیوبندیوں کا مذہب حضرات علماء دیوبند انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کا سردار مومنوں میں مانتے ہیں۔

تقویۃ الایمان صفحہ ۳ پر لکھا ہے۔  
”جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سوان مومنوں کو ہر

پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔

**اہل سنت کا مذہب** | اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی امت پر وہ سرداری حاصل ہے جو کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا تو چہن رسالت ہے۔

**(۳۸) دیوبندیوں کا مذہب** | دیوبندی حضرات کے نزدیک مفسرین جو بولتے ہیں۔ مولوی حسین علی صاحب شاگرد رشید مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ملتہ الخوان ص ۱۵ پر لکھتے ہیں۔

۱۰۔ مخلو الباب مسجد اُباب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے جو کہ نزدیک تھا اور باقی تفسیروں کا کذب ہے۔

**اہل سنت کا مذہب** | اہل سنت کے عقیدہ میں تفسیروں کو کذب کہنے والا خود کذاب ہے۔

**(۳۹) دیوبندیوں کا مذہب** | علماء دیوبند کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب اور اس کے مقتدی و تابعین کے عقائد عمدہ تھے۔ فتاویٰ رشیدیہ حقہ اول ص ۱۱۲ پر ہے۔

**سوال :** وہابی کون لوگ ہیں اور عبد الوہاب نجدی کا عقیدہ کیا تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور کتنی خفیتوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟

**الجواب :** محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ان جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حقیقی شافعی مالکی حنبلی کا ہے (رشید احمد گنگوہی)

**اہل سنت کا مذہب** | اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب باطنی، خارجی بنے دین و گمراہ تھا۔ اس کے عقائد کو عمدہ کہنے والے اسی

بے دشمنان دینی، ضال و مضل ہیں۔

**(۴۰) دیوبندیوں کا مذہب** | مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پیشوا نے علماء دیوبند کے نزدیک کتاب "تقویۃ الایمان" بنایت عمدہ کتاب ہے اس کے سب مسائل صحیح ہیں اس کا رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔

محافظ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ حقہ اول ص ۱۱۲، ۱۱۳، سوال : تقویۃ الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابل عمل نہیں یا کُل اُس کے مسائل صحیح ہیں؟

**الجواب :** بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں۔ تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرے۔

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حقہ اول ص ۱۱۲ پر ہے۔ اور کتاب تقویۃ الایمان بنایت عمدہ کتاب ہے اور تو شرک و بدعت میں لا جواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ و احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔

**اہل سنت کا مذہب** | اسماعیل صاحب دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کو تمام انبیاء کرام و اولیاء عظام کی توہین و تنقیض کا مجرّم قرار دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی کتاب "التوحید" کا خلاصہ ہے جس میں تمام امت محمدیہ علی صا جہا العلواء والحقہ کو کافر و شرک کہا گیا ہے اور دل کو کفر خدا کے مقتدی اور محبوب بندوں کی شان میں گستاخیاں کی گئی ہیں۔

**(۴۱) دیوبندیوں کا مذہب** | دیوبندی علماء کرام، یاشیع عبدالقادر کہتے ہیں۔ پھر جو شخص جان بوجھ کر انہیں ایسا نہ کہے اس کو بھی ویسا ہی کافر، مرتد، ملعون اور انی قرار دیتے ہیں اور ان کے نکاح کو باطل سمجھتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے فتویٰ مندرجہ بلقہ الحیران ص ۲

” یا شیخ عبد القادر یا خواجہ شمس الدین پانی پتی چنانچہ عوام میں گویند شرک و کفر است “

فتویٰ مولانا مفتی حسن صاحب عظم تعلیم دیوبند بحوالہ پرچہ اخبار امت سرسہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۷ء  
یہ ان عقائد باطلہ پر مطلق ہو کر انہیں کافر، مرتد، ملعون، جہنمی نہ کہنے والا بھی دیا  
ہی مرتد و کافر ہے پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی ایسا ہی ہے کوکب میمانی علی  
اولاد الزوائی کوکب میمانی علی الجحطان والحراطین، تو صبح المراد لیں تخیض  
فی الاستدائے

کالا کافران کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد رکھنے والے کافروں ان کا  
کوئی نکاح نہیں سب زانی ہیں۔

**اہلسنت کا مذہب** | اہلسنت کے نزدیک صحت اعتقاد کے ساتھ یا شیخ  
عبد القادر جیلانی اور اس قسم کے تمام الفاظِ نداء کنا  
جائز ہیں جو شخص کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتا ہے اور وہ اکابر  
ادبیات کی شان میں گستاخی کر کے خود ملعون، جہنمی اور زانی ہے۔

**(۳۲) دیوبندیوں کا مذہب** | علماء دیوبند کے نزدیک بزرگانِ دین کو اللہ  
دعائی کا بندہ اور اس کی مخلوق مان کر اور  
ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوت تسلیم کر کے انہیں اپنا سفارشی سمجھنے والے اور  
ان کی نذر نیاز کرنے والے گویا صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے تمام مسلمان اولیاء، علماء  
مجتہدین، صالحین، سب کافرو مرتد اور ابو جہل کی طرح مشرک ہیں۔

تقویۃ الایمان ص ۳ پر مرقوم ہے

یہ کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق  
اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں  
کرتے تھے، مگر یہی پکارنا اور نیتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنا اور ان کو اپنا

دیکھیں اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ مسئلہ  
کرے گا گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ  
شرک میں برابر ہے۔

**اہل سنت کا مذہب** | اہل سنت کے نزدیک ایسے لوگوں کو کافر و مشرک کہنا  
خود کفر و شرک کے وبال میں مبتلا ہونا ہے۔ مقررین  
بارگاہِ خدائی کیلئے عقیدہ بالا ذیل تعریف، طاقت و قدرت اور سفارش ثابت کرنا  
حق اور درست ہے اور اس کا انکار موجب ضلال اور باعث نکال ہے۔

**(۳۳) دیوبندیوں کا مذہب** | مسائل درج ذیل عبارات و حوالجات منقول  
میں ملاحظہ فرمائیے۔

- ۱۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا عقیدہ رکھنا صریح شرک ہے
- ۲۔ عوس کا التزام کرے یا نہ کرے۔ بہر حال ناجائز ہے۔
- ۳۔ تاریخ مدینہ پر قبروں پر جمع ہونا بغیر لغویات کے بھی گناہ ہے۔
- ۴۔ بتیعت سنت اور دیندار کو و بائی کہتے ہیں۔
- ۵۔ بیچہ وغیرہ ناجائز ہے قرآن شریف و کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر  
ثواب پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب ناجائز ہے۔
- ۶۔ چالیسواں اور گیارہویں بھی بدعت ہے۔
- ۷۔ کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا بدعت اور گمراہی ہے اور ایسا کرنے  
والے سب بدعتی اور گمراہ ہیں۔

**اہلسنت کا مذہب** | ۱۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد حسب ذیل ہیں  
۱۔ باعلامِ خداوندی رسولوں کیلئے علم غیب حاصل  
ہونے کا عقیدہ عین ایمان ہے۔

۲۔ اہلسنت کے نزدیک بغیر وجوب التزام کے عقیدہ کے التزام کے ساتھ



عرس کرنا جائز ہے اور بلا التزام بھی جائز ہے۔

۳۔ تاریخ معین پر مزارات اولیاء اللہ پر مسلمانوں کی حاضری اور بزرگوں کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا اہلسنت کے عقائد کی رو سے نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے بشرطیکہ وہاں فسق و فجور اور مصیبت نہ ہو۔

۴۔ اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب کے متبعین کو وہابی کہتے ہیں جن کے عقائد کی رو سے صرف وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے ہم مسلک اور ہم مشرب ہوں باقی تمام مسلمانوں کو وہ کافر و مشرک اور مباح الدم کہتے ہیں اہلسنت کے نزدیک تیجہ وغیرہ اور قرآن شریف و کلمہ طیبہ و درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ارداج مومنین کو پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب جائز اور موجب رحمت و برکت ہے۔ بشرطیکہ یہ امور غلو میں اعتقاد اور نیک نیتی سے کئے جائیں۔

۵۔ چالیسواں، گیارہویں شریف اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا سب جائز اور باعث اجر و ثواب ہے اور ایسا کرنے والے مسلمان صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت ہیں۔ ان کاموں کو بدعت قرار دینا اور ان کاموں کے کرنے والے سنی مسلمان کو بدعتی کہنا سخت گناہ اور بدعت و ضلالت ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۴۱ پر ہے۔

۱۔ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ فقط

۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور نادرست ہے۔

۳۔ تین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے خواہ اور خوبیائیوں یا نہ ہوں۔

۴۔ اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔

۵۔ نیز فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص ۱۱۰ پر ہے۔

یہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ

فی زمانہ رواج ہے کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو اس کے عزیز و اقارب میں

روز یا دوسرے یا تیسرے روز یا کسی اور روز جمع ہو کر مسجد یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر بلا تین شمار ثواب اس پر حصہ ہونے کا متوفی کو بخشتے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھانا وغیرہ درست ہے یا نہیں؟۔ بینوا بالکتاب تو جہانی یوم الحساب مزین بہر فرامیں۔

الجواب: صورت مشولہ کا یہ کہ جمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہ کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہو کر روز وفات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے شرع شریف میں اس کی ہر گز اصل نہیں۔

۶۔ اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۹۲ پر ہے۔

سوال: مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی ملا کر دینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: چالیس روز تک روٹی کی رسم کر لینا بدعت ہے۔ ایسے ہی کیا ہوگا بھی بدعت ہے۔ بلا پابندی رسم و قیود ایصال ثواب مستحسن ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ (بندہ رشید احمد گنگوہی)

۷۔ اس کے علاوہ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۵۰ پر ہے۔

مسئلہ: فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شیرینی پر بروز جمعہ رشک کے

درست ہے یا نہیں؟

الجواب: فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالت ہے۔ ہر گز نہ

فقط رشید

کرنی چاہیے۔

(۴۴) دیوبند میں کاندھرب دیوبندی صاحبان کے نزدیک بدعتی کے یہ سچے نماز مکروہ تحریمیہ ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ

حصہ سوم ص ۱۴۰ پر ہے۔

سوال : بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ؟  
الجواب : مکروہ تحریمیہ ہے۔ رفتی در المختار باب الاماتۃ ( واللہ تعالیٰ اعلم )  
بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ،

اور اسی فتاویٰ رشیدیہ حقہ سوم کے ص ۵۱ پر ہے :

سوال : جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعتیہ کے پڑھے یا  
دوسری جگہ پڑھے۔

جواب : جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے

**اہلسنت کا مذہب** | اہلسنت کا مسلک یہ ہے کہ عرس دیلاؤ کرنے والوں  
اور کھانے یا شرابی وغیرہ پر خاتمہ پڑھنے والوں اور  
گیارہویں کرنے والوں کو بدعتی کہا اور اللہ کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمیہ جہالت  
گناہ اور بدترین قسم کی گمراہی ہے۔

اہلسنت کے نزدیک فی زمانہ عرس و خاتمہ کرنے والوں ہی کے پیچھے نماز پڑھنا  
صحیح ہے ان کے مخالفین مذکورین کے پیچھے جائز نہیں۔

**(۳۵) دیوبندیوں کا مذہب** | اکابر حضرات علماء دیوبند کے نزدیک کوئی  
مجلس میلاد اور کوئی عرس کسی حال میں درست

نہیں۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ حقہ دوم ص ۱۵۰ پر ارقام فرماتے ہیں

”مسئلہ فقہاء مجلس میلاد بدون قیام بروایت صحیحہ درست ہے یا نہیں۔ بنوا  
و تو جہ و اربعہ نیاز محمد امتیاز علی طالب علم مدرّسہ قصبہ بہنور جواب طلب مع حوالہ کتب۔ فقہاء

الجواب : الفقہاء مجلس میلاد بہر حال ناجائز ہے۔ تداخی امر مندوب کے واسطے منع

ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اگر پڑھو گے حوالہ کتب معلوم ہو جائیں گے

نہ پڑھو گے تو تعلید سے عمل کرنا۔ فقط والسلام۔

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ،

سوال : جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شری ہو جائے یا نہیں ؟

الجواب : کسی عرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا  
عرس اور مولود درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

مسئلہ : محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف و گزاف

اور روایات موضوعہ اور کاذب نہ ہوں ، شریک ہونا کیسا ہے ؟

الجواب : ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔ فقط رشید احمد

(فتاویٰ رشیدیہ حقہ دوم ص ۱۵۵)

**اہلسنت کا مذہب** | اہلسنت کے مذہب میں مجلس میلاد پاک افضل ترین  
مندوبات اور اعلیٰ ترین مستحبات ہیں اور عرس

بزرگان دین بھی اہلسنت کے نزدیک مجملہ مستحبات ہیں۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ

بزرگان دین کے عرس میں کوئی لغویت اور امر ممنوع نہ ہو تب بھی ناجائز اور بدعت

وہ بزرگان دین کا سنت معاند اور ان کے فیوض و برکات سے محروم اور ضابط و  
خاسر ہے۔

اسی طرح میلاد شریف کو بہر حال ناجائز و بدعت قرار دینا حتیٰ کہ سلام و قیام

نہ ہو اور روایات موضوعہ نہ ہوں بلکہ صحیح روایتوں کے ساتھ میلاد شریف پڑھا جائے

تب بھی اسے ناجائز اور بدعت دھرم کہنا اہلسنت کے نزدیک بارگاہ رسالت سے  
بغض و عناد کی روشنی دلیل ہے۔

**(۳۶) دیوبندیوں کا مذہب** | دیوبندی علماء کے نزدیک بروایات صحیحہ  
محرم میں حضرات حسین علیہما السلام کی

شہادت کا بیان ، شربت ، اور دودھ پلانا ، سبیل لگانا سب حرام ہے۔

لاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ حقہ سوم ص ۱۱۳۔

سوال : محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا بروایات صحیحہ یا بغض

ضعیف بھی و نیز سبیل لگانا ، چنہ دینا اور شربت دودھ پچوں کو پلانا

درست ہے یا نہیں ؟

الجواب : محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل گنا شریعت پلانا یا چندہ سبیل اور شریعت میں دینا سبب نادرست اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔

### اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مسلک میں روایات صحیحہ کے ساتھ محرم وغیرہ میں حضرات حسین علیہ السلام کا ذکر شہادت باعیت رجحت و برکت ہے اسی طرح شہداء کرام کو ایصالِ ثواب کیلئے شریعت دودھ وغیرہ پلانا سب جائز اور مستحسن ہے۔

تشبیہ بالروافض کی آڑ لے کر ان امور متشددہ کو ناجائز و حرام کہنا مسلمانوں کو حصول خیر و برکت سے محروم رکھتا ہے۔

### ۳۷) دیوبندیوں کا مذہب

اکابر علماء دیوبند کے مذہب میں ہندوؤں کے سووی روپے سے جو پانی پیادہ سبیل لگائی جائے اس کا پانی پینا مسلمانوں کیلئے جائز ہے۔ دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ جلد سوم ص ۱۱۲ پر سوال : ہندو جو پیادہ پانی کی لگاتے ہیں۔ سووی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں ؟

الجواب : اس پیادہ سے پانی پینا مفسد ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

دیوبندی حضرات کے مسلک میں ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی کی پوریاں وغیرہ کھانا مسلمانوں کیلئے حلال طیب ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم ص ۱۲۳ پر مرقوم ہے۔

مسئلہ : ہندو تہوار، ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھلیں،

یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لیتا اور کھانا

استاد یا حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں ؟

الجواب : درست ہے۔ فقط۔

### اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک یہ امر اہل بیت اطہر خصوصاً سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ عداوت قلبی کی بین ویل ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی فاتحہ کے شریعت کو تشبیہ بالروافض کی آڑ لے کر حرام کہا جائے اور اس کے مقابل تشبیہ بالہندو سے آنکھیں بند کر کے ہندوؤں کے مشرکانہ تہوار، ہولی، دیوالی کی پوری کچوری کو جائز و حلال قرار دیا جائے نیز اہل سنت اس بات کو اہلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدترین دشمنی تصور کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کو ایصالِ ثواب کیلئے لگائی ہوئی سبیل کے پانی کو ناجائز سمجھا جائے اور اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کے سووی روپے سے لگائے ہوئے پیادہ کا پانی حلال طیب و جائز اور پاک مانا جائے، مقام تعجب ہے کہ تشبیہ بالروافض تو ملحوظ رہے اور تشبیہ و بالکفار الشریکین بالکل نظر انداز کر دیا جائے اہل انصاف غور فرمائیں کہ یہ عداوت حسین نہیں تو کیا ہے۔

العیاذ باللہ والیہ المستطی

### ۳۸) دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے پیشوایان کرام کے مذہب میں زارع معروفہ و مشہور کو اجوام طور پر پایا جاتا ہے، کھانا ثواب ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم ص ۱۳ کو دیکھئے،

مسئلہ : جس جگہ زارع معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو بُرا کہتے ہیں تو ایسی جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہو گا یا نہ ؟

ثواب ہو گا نہ عذاب ؟

الجواب : ثواب ہو گا۔ فقط۔ رشید احمد

### اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ پاک غذا پاک لوگوں کے لئے اور جیٹ و ناپاک غذا انبیثوں اور

ناپاکوں کیلئے ہے زارع مشہور کو (جرام اور جیٹ ہے جس کا کھانا مومنین طیبین کیلئے

جائز نہیں کو کھانے والے حرام خور اور عذاب آخرت کے سزاوار ہیں۔



### ۳۹) دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کی نظر میں مولوی رشید احمد گنگوہی بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ثانی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے مرثیہ مصنف مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی مطبوعہ سادھورہ ص ۱۰۰

زبان پر اہل ابوا کی ہے کیوں اعلیٰ ہل شاید  
اتھا دنیا سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

### اہلسنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم لسانی و لہجہ نظر میں اور مرثیہ کا زیر نظر متعز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تنقیص ہے اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی کہا گیا ہے۔

”بانی اسلام“ سے مراد اللہ تعالیٰ ہو گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؛ لہذا مولوی رشید احمد گنگوہی (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے ثانی ہونے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہے کہ یہ گنتی اور شمار کا موقع نہیں۔ اس لئے تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو اللہ تعالیٰ یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قرار دے کر خدا و رسول کی شان میں توہین کی۔

تعجب ہے کہ اگر کسی جاہل آدمی کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ثانی کہہ دیا جائے تو دیوبندیوں کے دل میں فوراً درد پیدا ہو گا کہ ”اُف“ ہمارے مقتداؤں کی توہین ہو گئی لیکن یہ خود ایک مولوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی کہیں تو انہیں توہین رسول کا قطعاً احساس نہیں ہوتا بلکہ ایسے توہین آمیز کلام کی تاویلات نامادہ میں ابھری چوٹی کا زور لگاتے لگتے ہیں۔ نا اعتبار یا اولی الاہتمام

### ۴۰) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے حقیر اور چھوٹے سے کالے غلاموں کا لقب ”یوسف ثانی“ ہے۔ دیکھئے مرثیہ مولوی محمود الحسن صاحب ص ۱۰۰

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہو گیا  
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

### اہلسنت کا مذہب

اہلسنت کا مسلک یہ ہے کہ کسی کو وصف عیب سے تعبیر کر کے یوسف ثانی اس کا لقب قرار دینا یوسف اسلام کی شان میں توہین و تنقیص ہے ”عبید سود“ کے معنی ہیں کالے رنگ کے میرا اور چھوٹے غلام جن کو دوسرے نفلوں میں ”کالے غلٹے“ بھی کہا جاسکتا ہے۔ اگر کسی نے کسی کو یوسف ثانی سے تعبیر کیا ہے تو اس کے حق کو تسلیم کر کے اور اُسے حسین قرار دے کر کہے لیکن اس شعر میں تو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے غلاموں کو ”عبید سود“ کالے غلٹے کہہ کر اہل ان کے محقر و منحقر ہونے کا اظہار کر کے پھر انہیں سیاح نام نہانے کے بعد ان کا لقب یوسف ثانی رکھا ہے جس میں جہاں یوسف کی صریح توہین ہے۔

(العیاذ باللہ)

### ۴۱) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مسلک میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی مسیحائی سیدنا عیسیٰ بن مریم کی مسیحائی سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ دیکھئے مضمون مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی ص ۱۰۰

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا  
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

### اہلسنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر مانو تو یہ نبوت ہے اس شعر میں مردہ اور زندہ سے حقیقی مردہ ہوا اور زندہ مراد ہوا بجا ہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے اس لئے کہ مولوی رشید احمد کی مسیحائی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی سے مقابلہ کیا گیا ہے اور پھر مولوی رشید احمد کی مسیحائی کو حضرت عیسیٰ کی مسیحائی پر ترجیح دی گئی ہے جو سیدنا مسیح ابن مریم کی شان میں صریح گستاخی ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

### ۴۲) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک کبہ میں بھی گنگوہی کا رستہ تلاش کرنا چاہیے،

مولوی محمد الحسن صاحب دیوبندی اپنے تصنیف کردہ مرثیہ کے مصداق پر ارشاد فرماتے ہیں۔ ۵

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہہ کا رستہ  
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے شوق و ذوق عرفانی

اہلسنت کا مذہب

اہلسنت کے نزدیک کعبہ مطہرہ تمام دنیا کے انسانیت کا مرکز و مرجع اور سب کے لیے امن و عافیت کا گہوارہ ہے۔ مرد و مومن کا دل خود بخود کعبہ کی طرف کھینچتا ہے خصوصاً عارف یا ذوق پر کعبہ کے حقیقی حسن و جمال اور اس کے اوزار و تجلیات کا انکشاف ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں جو لوگ کعبہ میں پہنچ کر بھی گنگوہ کا رستہ ڈھونڈتے ہیں وہ علم و عرفان اور ذوق و شوق سے قطعاً محروم ہیں۔ کعبہ میں پہنچنے کے بعد گنگوہ کا متلاشی ہوتا ہے۔

یقیناً کعبہ مطہرہ کی عظمت شان کو گمانا ہے۔

**تاثرین کرام** | تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے موجود ہیں اب آپ کو اختیار ہے جسے چاہیں پسند فرمائیں۔ میں اپنے ممبر عزیز رب کائنات عجیب الدعوات جل مجدہ سے بعد تفرغ وزاری دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وهو يهدي الى صراط مستقيم واخر وعنوان الحمد  
لله رب العالمين والمسلاة والسلام على سيد المرسلين  
وعلى آله وصحبه واوليائه وصالحاته اجمعين -

سید احمد سعید کاظمی

تمت بالخیر

# توشیحایی

ملت و جماعت کی عظیم شان فتح

ہو گیا  
شائع

رویداد مناظره جهنگ :

دیوبندیوں کی عبرتناک شکست کا منظر دیکھنے کے لئے آج ہی طلب فرمائیں !

صفحات : ۲۹۴ ————— بدیع : ۲۴ روپے

مناظرہ علم غیب

رویداد منظرہ آوری

شیرعتی اہلسنت مناظر اسلام مولانا حاکم علی خان صاحب نے ڈیڑھ سو سے زائد گستاخانہ رسالوں کو تباہ و تاراجوں سے راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کیا اس تاریخی مواد کے علاوہ کتاب کے ابتداء میں مولانا موصوف کے حالات زندگی بھی دیئے گئے ہیں

۲۷ ۱ ۱۵ روپے

ملنے کا پتہ : مکتبہ فرید خیاخ روڈ سیال

سلطان الراجستھان حضرت علامہ الحاج  
مولانا شاہ عبدالصطفی صاحب قید اعظمی  
دوامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث دارالعلوم  
فیض الرسول براؤن شریف کی نازہ ترین ،  
ماید ناز اور علم و معلومات سے بھری ہوئی

بیش بہا القنیف

عجاۃ القرآن

کیا قیمت، طباعت کاغذ سرورق اور سلیبڈ شیڈ فیکٹری کے روپے

سائز  $18 \times 22$  ہیرے  $15$  روپے

عظیم خوشخبری  
کہ دینائے خطابت میں تہلکہ مچا دینے والے خطابت ہو

## خطباتِ برطانیہ

از قلم : شیخ الاسلام سید محمد مدنی و شائع ہو گیا

مضمون اور خوبصورت ڈاٹائی وار جلد سفید کاغذ، صفحات ۳۰۴ ۱ ہدیہ ۲۴ روپے  
ملنے کا پتہ : مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

## قانونِ شریعت

علما، وکلاء، طلباء کے لئے فقہ اسلامی کا عظیم مستند مجموعہ قانونِ شریعت مکمل

مضائق، فقیر المصنف حضرت مولانا شبس الدین صاحب روضی

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق و جملہ مسائل شرعیہ کو مفصل بیان کیا گیا ہے۔  
سیکڑوں کتابوں سے بے نیاز کر دینے والی لاہور اب کتاب ہے۔ مہنگائی کے  
اں دور میں بہارِ شریعت کا صحیح نعم البدل۔

بہترین طباعت : ہدیہ ۳۴ روپے  
ملنے کا پتہ : مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال۔



# خوشخبری

زلزلہ کے جواب میں لکھی گئی کتب اہل کاتبین کی جائزہ

علامہ ارشد القادری کے قلم کا نیا شاہکار

## زیر و زیر

ادخلہ: رئیس التحریر علامہ ارشد القادری مدظلہ

فکر و نظر کی دُنیا میں پھر ایک صحت مند انقلاب کی دھمک  
پاکستان میں پہلی مرتبہ منصف شہرہ پر جلوہ گر ہو چکی ہے

سائز: ۱۸x۲۳ صفحات: ۳۹۸ سفید کاغذ، خوبصورت اور مضبوط جلد  
آئٹم طباعت: قیمت: پوربیس روپے صرف

منہ کا پتہ: مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ، شاہپور